سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اُردو پاکستان ۲۷۶

جُغرافیہ قرآن

مؤلفہ

انتظام اللہ شہابی

شائع کردہ

انجمن ترقیٔ اُردو (پاکستان)

اُردو روڈ۔ کراچی ۱

Marfat.com

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقیٔ اردو پاکستان نمبر ۲۷۶

جغرافیۂ قرآن

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ (آل عمران)

(بے شک یہی قصّے سچّے ہیں)

حسبِ فرمائش

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

جامع

انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی

Marfat.com

DATA ENTERED

فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
دیباچہ	۴	مسجد الحرام	۲۵
وادِ غیر ذی زرع	۶	ہاروت و ماروت	۲۸
حدود عرب	۶	نینوا	۳۰
یمن	۶	طویٰ	۳۱
حجاز	۶	ہذا القریہ	۳۱
تہامہ	۶	مدین	۳۲
یمامہ (عروض)	۶	ایکہ	۳۳
جودی	۹	مصر	۳۵
احقاف	۱۲	مجمع البحرین	۴۹
وادی القریٰ	۱۵	بحر	۴۹
بابل	۱۷	امام مبین	۴۹
قدیم تاریخ بابل	۱۷	سینا	۵۱
موتفکات	۲۲	ارض مقدس	۵۳
آلِ ابراہیمؑ	۲۳	ربوت ذات قرار و معین	۶۱

Marfat.com

DATA ENTERED

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تین وزیتون	۶۴	چار مصلے	۸۳
روس الشیاطین	۶۵	غار حرا	۸۳
رقیم	۶۶	غار ثور	۸۳
سبا	۶۹	نقشہ مکہ معظمہ	۸۴
ذی القرنین	۶۹	نقشہ میدان عرفات	۸۵
وادی النمل	۷۳	عرفات	۸۶
اصحاب الرس	۷۴	مشعر الحرام	۸۶
لجل بک	۷۵	بطن محسر	۸۸
مکہ۔ ام القریٰ	۷۶	نقشہ منیٰ	۸۸
کعبہ	۷۹	صفا	۸۹
مسجد الحرام	۸۰	مروہ	۸۹
مسجد کا طول	۸۰	مدینہ	۹۰
دروازے	۸۱	بدر الکبریٰ	۹۰
مینار مسجد	۸۱	اُحد	۹۰
نقشہ کعبہ معظمہ مسجد حرام	۸۱	مسجد قبا	۹۱
حطیم	۸۲	مسجد ضرار	۹۱
مقام ابراہیم	۸۲	حنین	۹۳
مطاف	۸۳	یثرب مدینہ	۹۴
چاہ زمزم	۸۳	روضہ مبارک	۹۵
ملتزم	۸۳	تبوک	۹۶

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جغرافیہ قرآن۔ جغرافیہ بائبل کی طرح مرتب کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے اذکارِ انبیاء، قصص میں جن ممالک و دیار، امصار بحر و جبال، اقوام و افراد کا ذکر آیا ہے ان کا جغرافی و تاریخی حالات قدیم و جدید اثری انکشافات سے تطبیق دے کر بیان کئے ہیں۔

سرسید احمد خاں نے خطبات احمدیہ میں جغرافیہ عرب اقوام و مذہب پر محققانہ بحث کی ہے جس سے اقوام قرآن پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ تاریخ عرب قدیم میں علامہ عبداللہ العمادی نے حکمرانوں اور اقوام عرب کے متعلق تحقیق کی ہے۔ ذوالقرنین، سبا، تبع (تبابعہ یمن) پر تاریخی نکات صحت کے ساتھ مفسرین کے لئے جمع کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں قصص قرآن کے متعلق مولانا حفظ الرحمان نے تحقیق اور کاوش سے کام لیا ہے جو وقت کی اہم ضرورت تھی وہ پوری کی ہے بائبل لیگیسی کی طرح علامہ سید سلیمان ندوی نے تاریخ ارض قرآن (عرب) مرتب کی جس میں وہ لکھتے ہیں

"سرزمین قرآن (عرب) کی تاریخ جس قدر بعد القرآن یعنی بعد الاسلام روشن ہے اسی قدر قبل القرآن یعنی قبل اسلام تاریک ہے قرآن مجید نے بر سبیل اظہار واقعہ ملک عرب کی متعدد اقوام و اشخاص و انبیاء کے حالات مجملاً بیان کئے ہیں لیکن عرب کی قوم تصنیف و تالیف سے آشنا نہ تھی اس لیئے ان اقوام، اشخاص اور اقطاع ملک کے تاریخی سیاسی قومی، مذہبی اور جغرافی حالات کے بیان و تفصیل کی بنیاد مسلمان مصنفین نے صرف بے احتیاطانہ زبانی روایات پر رکھی ہے مگر اہل یورپ یونانی، رومانی سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کے

Marfat.com

تحریری بیانات اور عرب کے آثار قدیمہ کتبات پیش کرتے ہیں جو حقیقتاً زبانی روایات سے صحیح تر کہے جا سکتے ہیں اس بنا پر انہوں نے عرب قبل قرآن کی تاریخ کے متعلق بالکل نیا عالم پیدا کر دیا ہے جو ان کی نظر سے علی الاکثر قرآن مجید کے بیان اور عرب کی زبانی روایات نے عرب کی جو تصویر کھینچی ہے اس سے مختلف ہے اس وجہ سے انہوں نے اعتراضات کا جال لگا اس بحث کو بنا لیا۔

اس تصنیف کا مقصد یہ ہے کہ بہ تطبیق معلومات قدیم و جدید ارض قرآن (عرب) کے حالات متذکرہ کی اس طرح تحقیق کی جائے کہ قرآن مجید کی صداقت اور معترضین کی لغزش علی الاعلان آشکارا ہو جائے (ارض قرآن جلد اول ص ۳)

چنانچہ ارض قرآن میں جغرافیہ عرب، اقوام عرب، عاد، ثمود، اصحاب الحجر، مدین، اصحاب الایکہ، اصحاب الرس، قوم تبع، قریش کا ذکر کیا ہے احقاف، حجر، مدین، سبا، مکہ، یثرب، ام البین، انبیاء، لقمان، اور السنہ عرب ادیان عرب پر تفصیلی تحقیقات عالمانہ انداز میں کی ہے، مگر بہت سے مقام جیسے جودی، بابل، مصر، موتفکہ وغیرہ، کا ذکر رہ گیا چنانچہ جغرافیہ قرآن میں اس کمی کو پورا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

یہ قصص قرآن کی جامع و مختصر تفسیر بھی ہے خداوند کریم کی توفیق شامل حال ہوئی تو کلام پاک کے بیشتر حصہ سے معنوی تعلق پیدا ہو جائے گا۔

محترم بزرگ بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق مدظلہ نے از راہ قدر جغرافیہ قرآن کو انجمن ترقی اردو کراچی کی مطبوعات میں شامل کر لیا ہے۔

احتشام اللہ شہابی اکبر آبادی

انجمن ترقی اردو کراچی

Marfat.com

وادِ غیرِ ذی ذرع (ابراہیم)

عرب کو قرآن مجید میں "وادِ غیر ذی ذرع" سے یاد کیا گیا ہے اس کا نام المدبر فاران، قادیش، عربۂ (علّہ ۱) (ذرع (الحل)) تھا عہد سلیمانؑ سے یہ جزیرہ نما قطعہ عرب کے نام سے شہرت پذیر ہوا (علّہ ۲) اس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

مغرب میں بحر احمر، مشرق میں خلیج فارس و خلیج عمان، جنوب میں بحر عرب و بحر ہند شمال کی جانب اس کی سرحد بابل اور شام سے ملتی ہے یعنی مملکت حلب، فرات اس کا مخرج جبل جودی علاقہ موصل ہے عرب کا طول ۱۵۰۰ عرض ۸۰۰ میل، رقبہ حدود عرب ۱۲ لاکھ مربع میل ہے (علّہ) مغربی حصہ، یہ شام سے بعض حصے یعنی مقام طلقبا سے مقام ایلہ تک جو عقبہ کے قریب ہے

حدود عربیہ مغرب اور جنوب میں بحر احمر۔ مدین اور جدہ سے سواحل یمن تک، مشرق میں بحر ہند عدن اور ظفار سے بصرہ تک مشرق میں بحر عمان اور خلیج فارس بصرہ عمان اور بحرین سے بصرہ اور کوفہ تک اور شمال میں نہر فرات و طلقبا تک (ارض قرآن)

یہ پانچ صوبوں میں تقسیم ہے۔

(۱) یمن (۲) حجاز (۳) تہامہ (۴) نجد (۵) یمامہ، عروض (علّہ ۳)

صوبہ یمن یہ علاقہ سرسبز شاداب ہے مکہ معظمہ سے یہ جنوب تک ہے جو بحر ہند کے کنارے کنارے راس الحد تک چلا گیا ہے اس کے دو جانب جنوب و مغرب میں بحر عرب و بحر احمر کا کچھ حصہ واقع ہے اور شمال میں صوبہ حجاز ہے۔ صوبہ یمن چھوٹے چھوٹے ضلعوں میں تقسیم ہے حضرموت (مزار حضرت ہودؑ) شحر، عمان، نجران (محل وقوع اصحاب الاخدود) صنعا یمن کا دار السلطنت ہے اور یمن سے ہی ملک سبا بھی متصل ہے اس کے قریب شہر مارب جہاں ... میل ... ہے ... حضرموت اور مغربی یمن کے بیچ میں ریگستان احقاف (مسکن قوم عاد) ہے۔

علّہ ۱ عربۂ عبرانی لفظ ہے جس کے معنی بنجر زمین کے ہیں (چیمبرز انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۳۴۴)

علّہ ۲ کتاب اول ملوک باب (۱۰) آیت (۱۵) عرب (۶) د (۱) مراصد الاطلاع

علّہ ۳ التعلیمات الاحمدیہ ص ۲۳ علّہ ۴ ... انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۹۱

Marfat.com

صوبہ حجاز

یہ صوبہ نجد اور تہامہ کے صوبوں کو الگ کرتا ہے اس کے مغرب میں بحر قلزم اور شمال میں صحرائے شام (ارض مقدس) مشرق میں صوبہ نجد ہے حجاز و شام کے درمیان وادی القرای (مسکن قوم ثمود اور ان کا مرکز الحجر) ہے بحر احمر کے متصل شہر مدین مسکن حضرت شعیب اور جنگل (ایکہ) ہے۔

مکہ معظمہ، یثرب (مدینہ) طائف، جدہ، ینبوع، حجاز کے مشہور شہر ہیں مکہ معظمہ آنحضرت محمد صلعم کی پیدائش کی جگہ ہے اور مدینہ منورہ خواب گاہ نبوی ہے۔

صوبہ تہامہ

اس صوبہ کا نام اس مناسبت سے تہامہ پڑ گیا ہے کہ اس کی ریتیلی زمین ہے جس سے جھلسنے والی حرارت نکلتی رہتی ہے اس کے مغرب میں بحر قلزم واقع ہے اور باقی اطراف، حجاز اور یمن سے محدود ہیں یہ مکہ سے شروع ہو کر عدن تک پھیلے ہوئے ہیں۔

صوبہ نجد

یہ صوبہ عراق کے مشرق میں یمامہ، یمن اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

صوبہ یمامہ (عروض)

یہ صوبہ، صوبہ یمن کے جانب شمال سے شروع ہوتا ہے یہ خطہ صوبجات نجد، تہامہ، بحرین، عمان، شحر، حضرموت اور سبا کے مابین واقع ہے اس کا دارالسلطنت یمامہ نامی جگہ ہے۔ شمال عرب میں سنگلاخ قطعات ہیں جن میں ادومی مملکت بنی عیسو، خاندان حضرت ایوب جن کا مسکن بصری تھا ہیں شہر رقیم واقع تھا جو اصحاب کہف کا مسکن تھا۔ سینا (جہاں جبل طور واقع ہے) کا جزیرہ نما اقلیم عرب سے ہی متعلق نظر آتا ہے۔ ف

ف سرزمین عرب ایک زمانہ میں صحرائے افریقہ کا قدرتی حصہ تھی بحر قلزم کی دراڑ نے اسے صحرا سے کاٹ دیا، جو علیحدہ قطعہ بن گیا۔ (تاریخ ملت عربی ص ۲۳) مطبوعہ انجمن ترقی اردو کراچی

Marfat.com

پورے ملک عرب میں کوئی ندی یا دریا قابل ذکر نہیں ہے تمام ملک بنجر اور غیر آباد ہے البتہ سمندر کے کنارے جو علاقے آباد ہیں ان میں کچھ سرسبزی کے آثار ہیں۔ نجد کا صوبہ ایسا ہے جس کے ریگستانوں کا سلسلہ شام سے جا ملا ہے اگرچہ عرب میں بکثرت پہاڑ اور پہاڑیاں ہیں، ان میں سے ایک پہاڑی کے سلسلہ کو نفوس الشیاطین کے نام سے قرآن نے ذکر کیا ہے، پورے ملک عرب کی آبادی سوا کروڑ کے قریب ہے یعنی دس، فی مربع میل آبادی ہے باشندے بہت جفاکش اور بہادر ہیں، کھجور کے سوا کوئی قابل ذکر پیداوار نہیں، بادسموم چلتی ہے اونٹ باربرداری کے کام آتا ہے۔[1]

---

[1] اس جزیرہ نما کا ڈھلان مغرب سے خلیج فارس کی طرف ہے اوپر کے رخ وہ عراق کے پہاڑ متوازی چلے جاتے ہیں شمال میں یہ مدین کے مقام پر نو ہزار فٹ تک بلند ہو گئے ہیں جانب جنوب یمن میں بارہ ہزار فٹ سے زیادہ اور حجاز میں آل سراۃ پر دس ہزار فٹ اونچی ہے ان پہاڑوں سے مشرق کی طرف ڈھلان بہت تدریجی اور طویل اور جنوب میں بحر قدیم کی جانب فاصلہ تھوڑا اور ڈھلان زیادہ سلامی دار ہے۔ [1] حصہ
تاریخ ملت عربی۔

جودی

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ (ہود)

جودی ۔ (کوہ ارارط کے سلسلہ کی چوٹی) جبل ارارط جس کا سلسلہ آرمینیہ سے ارض روم اور طرابزون تک پھیلا ہوا ہے[1] اس سلسلہ کی چوٹی (جودی) موصل کے علاقہ میں دریائے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ، قوم نوح اسی علاقہ موصل میں آباد تھی بادی سر و سامان نے خدا سے فاصل بنا رہا تھا قانون الٰہی سے سرتابی کئے ہوئے تھے بت پرستی عروج پر تھی ، ود ، سواع ، یغوث ، یعوق ، نسر کی پوجا کرتے تھے[2] ان کی اصلاح و ہدایت کے لئے لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ " ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا " مگر قوم اصلاح پذیر نہ ہوئی ،

خدا کا حکم ہوا کشتی بنائی جائے چنانچہ آپ وَیَصْنَعُ الْفُلْکَ ۔ اور کشتی بنانے لگے " جب کشتی بن گئی ۔

آسمان سے پانی برسا زمین کے سوتے (فَارَ التَّنُّوْرُ) جاری ہو گئے آپ مع متعلقین کے کشتی میں سوار ہو گئے جب آبادی غرق ہو گئی ، اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ " (کیونکہ) وہ برے لوگ تھے اس لئے ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ۔" (الانبیاء)

---

[1] کتاب المراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ تالیف کرنیلیس دیک لامرکانی ص ۱۱۸

[2] انوار التنزیل مطبوعہ یورپ جلد دوم صفحہ ۳۷۰

Marfat.com

جب حکم الٰہی سے پانی کم ہوا تو یہ کشتی وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ[a] - جودی پر ٹھہری اصل میں جودی ایک گاؤں کا نام تھا اور ارارہ کی پہاڑی کا وہ سلسلہ جو اس گاؤں سے نزدیک تھا کوہ جودی کے نام سے مشہور تھا۔

جودی کا قدیم نام ملکی زبان میں اغری تاغ تھا، اسی نواح میں قرداد بازبدا کی مشہور آبادیاں بھی تھیں وہاں یہ پہاڑیاں انہیں بستیوں کے نام سے موسوم تھیں ابو حنیفہ دینوری نے اسی مناسبت سے کشتی کا مستقر جبل قرداد بازبدا کو قرار دیا تھا[1] ابن قتیبہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے[2] مشہور مسیحی مورخ گریگوری ابوالفرج ملطی نے ان سب کی تطبیق کر دی ہے کہ جبل قرداد کوہ جودی دونوں ایک ہی ہیں[3] کوہ ارارط کا وسیع سلسلہ جا بجا مختلف ناموں سے مشہور ہے تورات کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ ارارط کا نام درج ہے مگر سریانی و کلدانی زبان میں تورات کے جو نسخے ہیں ان سب میں سفینہ نوح کا مستقر کوہ جودی ہے علامہ یاقوت حموی نے اصل زبان سے توریت کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اس میں بجائے ارارط جودی مذکور ہے[4]

(نوح) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا۔ اور کہتے ہیں (قوم نوح کے سردار) کہ (اے لوگو) اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور ود و سواع و یغوث یعوق و نسر کو ترک نہ کرنا یہ بہتوں کو بہکا چکے ہیں امام بیضاوی کہتے ہیں یہ چند آدمیوں کے نام ہیں جو حضرت آدم و نوح کے درمیان گذرے ہیں لوگوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی مورتیں بطور یادگار بنائیں جن کی مدت دراز کے بعد پوجا مروج ہو گئی[5] ود مرد کی صورت پر تھا، سواع عورت کی شکل پر تھی۔

[1] اخبار الطوال صفحہ ۳ [2] معارف صفحہ ۰ [3] مختصر الدول صفحہ ۲۱ [4] معجم البلدان

[5] انوار التنزیل مطبوعہ لیدن جلد ۲ صفحہ ۳۶۰

Marfat.com

اس پہاڑ کی دو چوٹیاں ہیں جو کہ تقریب سات میل سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ سب سے اونچی چوٹی ۱۷ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے جو ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ ؎ دائرۃ المعارف العربیہ کے مسیحی مؤلفین لکھتے ہیں کہ روایات اب تک اسی قول کی تائید میں ہیں کہ اس حادثہ کا مرکز یہی پہاڑ "جودی" تھا، مورخ برسس جو سکندر اعظم کا معاصر تھا اس کی بھی یہی رائے ہے بلکہ کوہ "جودی" کی چوٹی پر کشتی کے آثار بھی اس کو ملے تھے ؎ ابو جعفر ہلالی بھی اپنے کلام میں جبل جودی کا ذکر کرتا ہے

فما نطفتہ من حب مزن تقاذفت ‏ ‏ ‏ بہا جنبتا الجودی واللیل دامس

باطیب من فیہا وما ذقت طعمہ ‏ ‏ ‏ ولکننی فیما تری العین فارس

علامہ ابو اسحاق اصطخری متوفی ۳۴۰ھ نے جبل جودی کی زیارت کی ۱۸۳۹ء میں مسٹر بیرنٹ روسی سیاح کا بھی ادھر سے گزر ہوا تھا اب اس پہاڑ کے زیر سایہ قوم کرد آباد ہے ؎ ابن بطوطہ (۷۲۵ھ) نے بھی جودی کی زیارت کی ہے ؎

(بقیہ صفحہ ۱۰) یغوث کی صورت شیر کی تھی، یعوق کی صورت گھوڑے کی تھی، نسر عقاب کی شکل کا تھا ؎ عبرانی میں نسروک کہتے ہیں اسیریا میں جو مسکن قوم نوح تھا اس کی پرستش ہوتی تھی، نینوا میں اس کا معبد بنا ہوا تھا، وہاں کے کھنڈرات سے مجسمہ نسر کا برآمد ہوا ہے نسروک کا تورات میں ذکر ہے ؎ نینوا میں نسروک کے مندر میں اسیریا کے بادشاہ سنحریب کو جبکہ وہ پوجا کر رہا تھا اس کے لڑکوں نے قتل کر ڈالا ؎

؎ معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ ؎ دائرۃ المعارف حرف جیم ؎ ساجۃ العرب فی لغۃ امات العرب ص ۵۹ ؎ بائبل انسائیکلوپیڈیا ایڈی صفحہ ۱۴۰ ؎ صاحبۃ الطرب ؎ صحیفۃ الشعیاہ ؎ ترجمہ عجائب الاسفار جلد اول ص ۳۴۳ ۔

Marfat.com

احقاف

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

احقاف۔ صحرائے ریگستان کو کہتے ہیں، یمامہ، عمان، بحرین، اور مغربی یمن کے (یعنی عرب کے جنوب و شمال میں ہر دو طرف) درمیان میں جو صحرائے اعظم الدہنا یا ربع الخالی کے نام سے واقع ہے یہ عہد قدیم میں آباد تھا قوم عاد ارم یہیں رہتی تھی[1]

بلاد عاد یقال لہا الاحقاف وھی بلاد متصلۃ بالیمن وبلاد عمان[2]

قوم عاد اپنے مورث عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام سے مشہور تھی انہوں نے احقاف میں عظیم الشان عمارتیں تعمیر کی تھیں، مذہب ان کا بت پرستی تھا۔ قوم عاد کے متعلق علامہ ناصر الدین ابو الخیر ابو محمد حسین ابن مسعود الفرا البغوی متوفی ۵۱۶ھ اپنی تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل میں لکھتے ہیں

عاد بن عوص بن ارم بن سام و ہم عاد الاولیٰ کانت منازل قوم عاد بالاحقاف وہی رمال بین عمان و حضرموت، علامہ جلال الدین عبد الرحمان بن ابو بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ اپنی تفسیر در منثور میں تحریر کرتے ہیں کہ قوم عاد نہایت زبردست اور زور آور قوم تھی عاد کی قوم کے ایک بت کا نام صمود (صدا) اور دوسرے کا نام ہبہ (ہبا)

عہ ابن خلدون کتاب ثانی جلد اول ص ۳۱

[1] ارض القرآن جلد ا صفحہ ۹۰ [2] ابی الفدا

Marfat.com

تھا۔ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ تیسرے بت کا نام صمد تھا ان اصنام کی پرستش
اور عام بداخلاقی کی اصلاح کے لئے ہود علیہ السلام (عابر) بن شالخ بن ارفخشد بن
سام[عـه] مامور ہوئے۔ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (هود) اور قوم عاد کی طرف ہم نے انکے بھائی
ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ مگر یہ قوم باطل پرستی سے کنارہ کش نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان پر
قحط ڈالا اس کے بعد ریگستانی آندھی کے بگولوں[عـه] سے تباہ ہوئے۔ بقیہ عاد متبعین ہود
علیہ السلام نے بابل میں ڈھائی سو سال تک حکومت کی اور مصر میں بھی "ہیک سوس"
(شاہان بادیہ) کے نام سے پانچ سو سال تک برسر اقتدار رہے جن کی یادگار آج بھی ابوالہول
مصر میں موجود ہے انہی کے اخلاف عاد ثانی کے نام سے یمن و سبا میں برسر اقتدار تھے
جس میں لقمان[عـه]، تبع، ذوالقرنین و ملکہ سبا مشہور ہیں۔

یونانی جغرافیہ نویس بطلیموس متوفی ۱۴۰ ق م نے اپنے جغرافیہ میں عاد ارم کا
اِدْ میٹا کے نام سے ذکر کیا ہے۔

وَفِي عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ۔ (الذریت) اور عاد کی قوم میں جب ان پر
برباد کرنے والی آندھی بھیجی)۔ وانہ اهلك عادًا الاولیٰ۔ اور یہ کہ اسی نے ہلاک کیا عاد اولی کو (النجم)
عـه۔ حضرت لقمان کی شخصیت اور زمانہ کے تعین کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے مورخین عرب
لقمان کو نبی نہیں قرار دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نامور حکیم تھے اور بنی اسرائیل میں سے کسی
کے غلام تھے جن کو اس کے مالک نے بہت سا مال دے کر آزاد کر دیا تھا یہ عہد حضرت داؤد
علیہ السلام میں تھے ایلہ اور مدین کے اطراف میں رہتے تھے بیضاوی نے ان کو حضرت ایوب
کا بھانجہ یا عبورا کا بیٹا بتایا ہے۔ بعض محققین کا قول ہے لقمان قوم عاد کا ایک بادشاہ تھا۔
نشوان بن سعید الحمیری لکھتا ہے کہ جمہور کے قول کے مطابق وہ نبی نہ تھے بلکہ قین بن جسر
قضاعی کے غلام تھے اور لقمان حمیری ایک حکیم اور عالم تھے امام سہیلی نے لقمان کو حبشی

Marfat.com

قبل نزول قرآن عاد ارم کی شہرت اہل عرب میں عام تھی چنانچہ شعرائے عرب کے کلام میں بھی ذکر موجود ہے اَلقَذَفُ تَمَلَّکَ عَادًا فِی مَنَازِلِهَا وَالبَغیُ ذَنَّی قُرُونًا دَارُهَا الجُمدُ ۵ دوسرا عرب کا شاعر ابی الطیب المتنبی ہے

یَقُوْلُ بِالنَّفْسِ مَنْ لَا یَوَدُّهُ وَلِیَقْضِی لَهُ بِالسَّعْدِ مَنْ لَا یُنَجِّم۔ دَارُ عَلَی الاَیَّامِ حَتّٰی ظَنَنْتُهٗ بِتَطَالُبِهٖ بِالتِّرَادِ دَجرَاهُمْ ۶ تیسرا شاعر معزز بن المکعبر الغی کہتا ہے۔

حَتّٰی تَنْتَهُوا المِیَاهَ الجَوفَ خَائِفِۃً۔ مَا لَمْ تَشْتَمِلْهُمْ عَادٌ وَلَا اِرَمُ ۷

امیر معاویہ کے زمانہ میں سن ۱ ھ سے سن ۵ ھ تک عبدالرحمان مصر کے گورنر تھے انہوں نے حضرموت کے منہدم شدہ قلعہ حصن غراب پر جو کتبہ حمیری کا پایا ہے اس کا ترجمہ عربی زبان میں کیا گیا۔

کتبہ کا ترجمہ

ہمارے حکمراں و سلاطین ہیں جو بدکاری سے بہت دور ہیں اور غداروں اور خیانت کاروں کے حق میں بہت سخت ہیں وہ ہمارے لئے ہود کے مذہب کے مطابق

البغیہ ص ۱۳) اور ایلہ کا باشندہ بتایا ہے اس کا نام لقمان بن عنقا بن سرور بتایا جس کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے اور اس کے بیٹے کا نام ثاران ہے پھر لکھا ہے کہ لقمان بن عاد حمیری ایک اور شخص تھا (روض الانف ج ۱ صفحہ ۲۶۶) لقمان کی قبر یمن میں بتائی جاتی ہے بستانی نے لقمان کا ذکر معمرین میں کیا ہے (معارف ابن قتیبہ صفحہ ۱۴) مسعودی برحاشیہ مقری ج ۱ صفحہ ۴ شمس العلوم للحمیری صفحہ ۹۶ وکتاب المعمرین للسجستانی صفحہ ۳ ، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ج ۷ صفحہ ۱۲ طبع یازدہم ع (طبقات الامم کا حاشیہ صفحہ ۳۔

۵ ۔ تاریخ ملت عربیہ صفحہ ۵ ۔ ۶ صفۃ جزیرۃ العرب صفحہ ۲۱۳ ۔ ۷ کتاب المراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ تالیف کرنیلیس فان دیک الامریکی مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۱۶ و عربی ادب کی تاریخ ص ۳۰

شریعت قائم کرتے ہیں[7]۔

علامہ یاقوت حموی ۶۲۳ھ نے کھنڈرات عاد دیکھے۔ اور اس کا ذکر معجم البلدان میں کیا ہے[8]۔ ۱۸۵۰ء میں ڈبلیو ہیٹل سیاح نے احقاف کا سفر کیا اور آثار عاد دیکھے[9] [10] ہی ۱۸۴۲ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک مشن یمن بھیجا تھا اس کو مذکورہ کتبہ اصل حمیری خط میں ملا، جس کو مسٹر فارسٹر نے اپنے تاریخی جغرافیہ عرب میں نقل کیا ہے یہ "کتبہ ہود" حضرت عیسیٰؑ سے ۱۸۰۰ برس قبل کا ہے مزار حضرت ہودؑ حضر موت میں ہے[11]۔ ابن بطوطہ نے احقاف میں مزار دیکھا ہے اس پر کتبہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے ھذا قبر ھود نبی بن صالح

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (الفجر)

وادی القریٰ (حجاز یا فاران کا پہاڑی ملک، عرب کا شمالی یا مغربی حصہ جو مدینہ و ملک شام کے درمیان ہے یہ اولاد ثمود بن جبر بن یا جاش بن ارم[12] کا مسکن تھا، پہاڑوں میں مکان تراش کر رہتے تھے صدر حجر تھا جو دومۃ الجندل سے جنوب کی طرف پہاڑ پر ہے یہ ثمود بن جبر بن یا جاش بن ارم کی اولاد قوم عاد کے مثل تھے ان پر حضرت صالح بن عبید بن آسف بن ماشح بن عبید بن حاذر بن ثمود مبعوث ہوئے، توحید کا وعظ کہا ان کی اصلاح کرنا چاہی[13] مگر ثمود مشرکانہ زندگی سے باز نہ آئے جھٹلایا قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو کذبت ثمود بالنذر (القمر) آخر زلزلے نے ان کے رہنے کے پہاڑ شق کر دئیے جس میں یہ دفن ہو کر رہ گئے ان

---

[7] ارض القرآن از علامہ سید سلیمان ندوی۔ [8] معجم البلدان حرف ج ادحوش [9] یادداشت علاقہ حضرموت از ڈبلیو ہیٹل [10] نیو انسائیکلو پیڈیا مرتبہ ایچ جی ویلز لندن ۱۹۱۴ء صفحہ ۳۵ [11] تکوین

[12] عجائب الاسفار اردو جلد اول ص ۲۸ [13] ترجمہ۔ اور صالح ثمود کے جنہوں نے تراشا تھا پتھروں کو بیچ وادی القریٰ کے[14] تاریخ ابی الفدا و ابن خلدون کی کتاب ثانی ج ۱ ص ۳۹

Marfat.com

کے ایک زمانہ بعد انباط (بنو اسمٰعیل) یعنی اصحاب الحجر کا قبضہ حجر مع پر رہا اس قوم کی تباہی کے بعد سرجون بادشاہ اشور کے مفتوحات میں ثمود کا نام ملتا ہے یہ بادشاہ ۷۱۵ ق م میں یہاں قابض تھا شعرائے عرب متنبی وغیرہ بھی ثمود کا ذکر کرتے ہیں،

وفی جود کفیک ما جدت لی ـ بنفسی ولو کنت اشقی ثمود[۴]

سنہ ۹ ھ میں حجر سے آنحضرت تبوک تشریف لے جاتے ہوئے گذرے تھے[۶] آثار ثمود کا معجم یاقوت میں ذکر ہے[۷] ۱۸۷۶ء میں مسٹر ڈوٹے حجر گیا تھا۔ کتبات ثمود فراہم کئے اور ۱۸۸۳ء میں سی پی ہیوبر فرنچ سیاح بھی گیا تھا اب حجر مدائن صالح کے نام سے حجاز ریلوے کا اسٹیشن ہے[۸]۔

---

[۱] ارض قرآن [۲] سیرۃ النبی از علامہ شبلی نعمانی مرحوم [۳] تاریخ عرب قدیم از علامہ عبداللہ العمادی صفحہ ۸۰ [۴] ترجمہ: اور تیرے دونوں ہاتھوں کی بخشش میں میری جان بھی ہے جسے تو نے مجھے بخش دیا ہے اگرچہ میں قوم ثمود سے بھی زیادہ بدبخت ہوں، [۵] ۱۸۸۴ء میں جولیس اوٹنگ، علامہ جین، مدائن صالح گیا وہاں سے ۶۵ کتبہ انباط (اصحاب الحجر) فراہم کئے اور حضرت صالح کا مسکن دیکھا اور قوم ثمود کے مکانات چٹانوں میں تراشے ہوئے دیکھے ان پر نبطی اور ثمودی زبان کے کتبے موجود تھے (امریکن جرنل، پروفیسر ژولوکی ہسٹری آف ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۳ کے تمہیدی آرٹیکل میں قوم ثمود کے متعلق لکھتے ہیں، قوم ثمود جن کی عمارات سے ڈاوٹے اور لوٹنگ کی محنتوں نے ہم کو روشناس کر دیا[۵]

[۶] ہسٹری آف ورلڈ نوشتہ پروفیسر ژولوجی صفحہ ۱۵ و ہسٹری آف دی عرب حتی ص ۳۷ [۷] عربی ادب کی تاریخ ص ۲۱

Marfat.com

بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط

بابل دریائے دجلہ اور فرات کے زیریں حصہ پر واقع ہے جو آج کل کردستان کے نام سے مشہور ہے۔

قدیم تاریخ سنہ ۳۰۰۰ ق م میں صحرا نشین وخانہ بدوش سامی قبائل بابل کے گرد و نواح میں بود و باش رکھتے تھے جن کا مشغلہ جنگ و پیکار اور ان کی رزم گاہ عراق عرب کی سرزمین تھی ایک وقت میں یہ بابل پر قابض ہو گئے۔ انہی قبائل میں سے ایک قبیلہ کے سردار سرغون نامی نے منتشر قبائل بنو عاد (سامی) پر فتح حاصل کر کے متحد کر لیا، اور بابل کی حکومت کی بنیاد ڈالی جو دو ڈھائی سو سال سنہ ۲۰۰۰ ق م تک رہی اس خاندان کا مشہور بادشاہ آدر تھا عہ یہیں قصر بلند نمرود بن کنعان نے تعمیر کیا تھا۔ اعلامی خاندان کا جب دور آیا تو اس خاندان کا باجبروت بادشاہ سنہ ۲۳۰۰ ق م کا دو لامر (نمرود) تھا اس کے شاہی عہدہ دار آزر بت تراش تھے عہ

عہ تاریخ ابن خلدون ص ۱۸۶ کتاب ثانی و تاریخ بابل عہ الہلال ۱۳ء (مولانا ابوالکلام آزاد)

تل مضیر میں جو ناصریہ سے جانب جنوب و مغرب ۲ میل ہے عور کی یادگاریں باقی ہیں۔

عہ قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَی اللّٰہُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ (سورۃ النحل رکوع ۳)

وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے انہوں نے حیلہ سازی کی تو اللہ نے ان کی عمارت کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور ان کے اوپر سے چھت ٹوٹ کر گری اور اس طرح ان پر عذاب نازل ہوا کہ ان کو خبر تک نہ ہوئی۔

اس آیت مقدسہ میں جس قصر کی طرف اشارہ ہے امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اس قصر کو اس قدر بلند نمرود نے بنایا تھا کہ اس پر چڑھ کر آسمان تک (باقی ص ۱۸ پر)

Marfat.com

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ آزر کے یہاں شہر عور (واقع مغربی ساحل فرات) میں پیدا ہوئے اس وقت بابل عروج پر تھا باشندے ستارہ پرست تھے آپنے اپنی قوم میں آواز توحید بلند کی۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ۔ ترجمہ: جب انھوں (ابراہیم) نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو کیا ہیں"۔ ان ارشادات کا باپ اور قوم پر کچھ اثر نہیں ہوا تو بادشاہ وقت تک رسائی حاصل کی پھر اس سے گفتگو کی۔

بادشاہ نے حضرت ابراہیم سے خدا کے بارے میں حجت کی، جب حضرت ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو وہ کہنے لگا کہ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں، حضرت ابراہیم نے کہا اچھا خدا

اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ط قَالَ اِبْرٰهِیْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ط۔

(بقیہ حاشیہ ص ۱) پہونچ جائے اور وہاں کے ساکنین کو قتل کردے اس کر کی طرف آیت مذکور میں اشارہ ہے اس کی بلندی ۵ ہزار گز کی تھی ؎ صاعد اندلسی نے طبقات الامم میں لکھا ہے کہ بانی قصر نمرود بن کنعان بن سخاریب نہیں نمرود اکبر ہے جو حضرت ابراہیم کا معاصر تھا اہل بابل کا خیال ہے طوفان نوح کے بعد تمام دنیا کے بادشاہوں میں یہ پہلا بادشاہ تھا ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب ہمدانی معروف بہ ذی الامینہ صاحب کتاب سرائر الحکمتہ و کتاب الاکلیل کا بیان ہے کہ اس قصر نمرود کی بلندی جو اہل علم نے بیان کی ہے ۵ ہزار گز اور اس کا عرض ۵ سو گز ہے۔ ؎ تفسیر کبیر ج ۵ صفحہ ۳۱۳ ؎ طبقات الامم صفحہ ۲۶

؎ یاد کر بیچ کتاب کے ابراہیم کو۔

Marfat.com

تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے تو اسے پچھم سے لے آ، وہ کافر حضرت ابراہیم کے جواب
سے ہکا بکا رہ گیا" (البقرہ ع ۳۵)

اپنی قوم کو حضرت ابراہیم کی یہ نصیحت تھی کہ اللہ کی بندگی کرو اور بری بری باتیں
چھوڑو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے "تم تو خدا کے سوا بت پوجتے ہو
اور ہاتھ سے بناتے ہو اور ان سے پوجتے اور خدا ٹھہراتے ہو"

(اور کہا) بخدا تمہارے پیٹھ موڑتے ہی یا چلے جاتے ہی میں تمہارے بتوں سے
ضرور چال چلوں گا، پھر
(ایک روز بت خانہ میں جا گھسے) سب
بتوں کو توڑ ڈالا اور سب سے بڑے بت کو
رہنے دیا جب لوگوں نے بتوں کی یہ حالت
دیکھی تو ششدر رہ گئے اور آپس میں
کہنے لگے کہ بھلا یہ حرکت کس نے کی ہوگی
حضرت ابراہیم کو بلا کر ان سے کہا کہ تم نے
یہ کیا کیا آپ نے کہا کہ اس بت نے کیا
ہوگا جو سب سے بڑا ہے اور ثابت کھڑا
ہے اگر یہ ٹوٹے بت بول سکیں تو ان
سے پوچھ لو، یہ سنکر وہ نادم ہو گئے اور
کہنے لگے کہ یہ بول نہیں سکتے، تو آپ نے
کہا کہ ان کی کیوں پوجا کرتے ہو جو نہ نفع
پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ اس پر جھلا
کر کہا کہ اسے مار ڈالو یا دہکتی ہوئی آگ

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ
تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا
كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ
لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى
يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا
بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ
هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

میں ڈالدو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو (الانبیاء)

شیئاً و لا یضرکم اف لکم و لما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون
قالوا حرقوہ وانصروا آلھتکم ان کنتم فاعلین ۰ (الانبیاء)

ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا (الانبیاء)

قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم۔

یعنی خدا نے آتش افروز اور فتنہ گر کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھ نقصان نہ ہونے دیا [1]۔

و ارادوا بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین۔ (الانبیاء)

اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا سو ہم نے انہی لوگوں کو ناکام کر دیا

(حضرت ابراہیم کے وعظ سے)

فآمن لہ لوط وقال انی مھاجر الیٰ ربی انہ ھو العزیز الحکیم (العنکبوت)

حضرت لوط ایمان لے آئے تھے حضرت ابراہیم نے کہا میں وطن چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہی زبردست حکمت والا ہے اور وہ مجھکو رستہ بتا دے گا [2]۔

ونجینٰہ ولوطاً الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین۔ (الانبیاء)

اور ہم نے ابراہیم اور لوط کو ایسے ملک کی طرف بھیجکر بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے خیر و برکت رکھی۔

---

[1] ابی الفدا صفحہ ۴۲ [2] تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۱۷

Marfat.com

بیوی سارا اور برادر زادہ حضرت لوطؑ ابن ناحور کو ہمراہ لے کر ملک عرب کی طرف جو سامی قوم کا اصلی مرکز تھا روانہ ہوئے عـہ راہ میں امرافیل (حمورابی) جو ارض بابل کے حصے شعار پر فرمانروا تھا اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے اولاً مغرب کی سمت میں روانہ ہوئے اور بابل کو خیر باد کہا۔

حضرت ابراہیم حران واقع کنعان (زمین لبنت) میں جا پہنچے چند سال یہاں قیام کیا خدا نے برکت دی کہ دولت مند رئیس بن گئے۔ یہیں ایک میدان میں (عرب کا شمال و مغربی حصہ جس کو مصر کہتے تھے عـہ) اس نواح کے ایک عرب سردار نے جس کا نام رقیون تھا آپ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اپنی دختر حضرت ہاجرہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابراہیم نے مصر اور فلسطین کی بڑی سڑک پر جو غزہ سے ۲۷ میل پر سات کنوئیں کھدوائے اور چند درخت نصب کئے اس لئے وہ مقام بیر سبع کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت ابراہیم ۸۰ برس کی عمر کو پہنچے مگر کوئی اولاد نہ تھی آپ نے دعا فرمائی اور منت مانی کہ پہلا لڑکا خدا کی نذر ہوگا، خدا نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے ایک فرزند سنہ ۱۹۱۰ ق م میں عطا فرمایا جس کا نام اسمٰعیل رکھا (یعنی خدا نے سنا) بیر سبع سے کچھ فاصلہ پر (سدوم کی بستیاں) آباد تھیں وہاں لوگ فواحش میں مبتلا تھے ان کی ہدایت کے لئے حضرت لوطؑ بھیجے گئے۔

عـہ ابن القاص ص ۲۲ عـہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا بیان مصر عـہ خطبات احمدیہ ص ۲۱۲ عـہ لوطؑ کے دو بیٹے عمود اور عمونی تھے۔

Marfat.com

موتفکات

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝ (النجم) ۵۳

آج جہاں بحر میت ہے یہاں پانچ بستیاں سدوم کے نام سے ہیں، قرآن نے موتفکہ کے نام سے یاد کیا ہے اہل موتفکہ معصیت اور بت پرستی میں منہمک ہو گئے تھے حضرت لوط کے وعظ و پند سے متاثر نہ ہوئے اور آپ کو جھٹلایا۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ۔ لوط کی قوم نے جھٹلایا۔ (الشعراء)

آخر اس بد نصیب قوم پر عذاب الٰہی آیا۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ (هود)

(پس جب کہ ہمارا امر (عذاب) آ گیا ہم نے اس کے عالی کو اس کا سافل بنا دیا یعنی الٹ دیا۔

غرضیکہ اہل موتفکہ کنکر پتھر کے نیچے دفن ہو گئے ۲ اور ان پانچوں بستیوں پر بحر میت موجزن ہے۔ بحر میت کا طول ۴۳ ۵ میل اور عرض دس میل کا ہے۔

---

۱ اور لوط کی بستیوں (موتفکہ کو بھی) اسی نے الٹ مارا پھر ان پر جو تباہی آئی وہ آئی۔

۲ ترجمہ ابن خلدون کتاب ثانی جلد اول ص ۱۳۷

Marfat.com

وَآلَ اِبْرَاہِیْمَ

حضرت ابراہیم کی عمر ۱۰۰ برس کی ہوئی اور حضرت سارہ ۹۰ برس کی تھیں۔
خدا نے ان کے بطن سے ۱۸۹۶ ق م میں حضرت اسحاق کو پیدا کیا۔
اور دیا ہم نے اس کو اسحق (العنکبوت) وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ

بکہ ۔ مکہ

حضرت ابراہیم کو سدوم (موتفکہ) پر عذاب نازل ہونے کی خبر ملی سمجھا کہ اس نواح میں اس مرکز توحید کو ڈھونڈنا جس کے وہ متمنی تھے عبث ہے تھوڑے انتظار کے بعد حضرت ابراہیم نے متعلقین کو بیر سبع میں چھوڑا اور خود جنوب کی طرف روانہ ہوئے، توفیق الہٰی نے رہبری کی لطحا، مکہ میں پہونچے دیکھا تو چاروں طرف پہاڑیاں ہیں زمین پست اور خشک اور غیر آباد۔
بن کھیتی کے میدان میں۔ وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ
بیچ میں ایک چشمہ (جس کا نام زمزم پڑا) اس کے پاس قدم لیا (اور وہی جگہ ہمیشہ کے لئے مقام ابراہیم کہلائی) آپ نے خواب میں دیکھا کہ چہیتے بیٹے اسمٰعیل کو راہِ خدا میں قربان کر رہے ہیں اپنی نذر یاد کر کے سمجھا کہ یہی تعبیر ہے اور یہیں

حضرت اسحاق کو شام (ارض مقدس) کا مالک دیا کیونکہ بابل اس کے مشرق میں تھا اور عرب جہاں حضرت اسمٰعیل کو آباد کیا وہ حضرت اسمٰعیل کو دیا تاکہ ان کی ننہال مصر جو مغرب میں ہے قریب رہے

Marfat.com

خدا کا بیت عتیق یعنی پرستش گاہ ہے۔

بیت عتیق کا بقیہ صرف ایک چمکتا ہوا پتھر رہ گیا تھا اسی کو یادگار سمجھا اور اس مقام کی نشانی قرار دے کر فوراً بیر سبع کو واپس گئے اور اسمٰعیلؑ کو جو اس وقت ۱۶ سال کے تھے اپنے ساتھ بطحا رمکہ میں لائے ان سے واقعہ خواب بیان کیا۔

قال یٰبُنَیَّ اِنّی اَرٰی فی المنام انی اَذْبَحُکَ فانظر ماذا تریٰ ط قال یاابتِ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰبرین ہ (والصّٰفّٰت)

کہ اے فرزند میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ تم سوچو تمہاری کیا رائے ہے، بیٹے نے کہا اے باپ آپ وہی کیجئے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے، مجھ کو انشاء اللہ استقلال والا پائیں گے۔

اس کے بعد جب دونوں آمادہ ہو گئے سواری اور ملازمین کو کوہ صفا پر چھوڑا اور حضرت اسمٰعیل کو لے کر اس مقدس جگہ کے سامنے سات بار طواف بطور نذر

حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کے علاوہ ایک بیوی قطورہ بھی تھیں۔

حضرت اسحاق کی شادی، رفقا بنت تبوئیل بن ناحور بن آذر سے ہوئی ان کا قیام حاران ہی میں رہا، ان سے دو توام بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام یعقوب (اسرائیل) دوسرے عیص (ادوم) تھے یہ ادومی خاندان وحکومت کے بانی تھے عیص کا مستقل مسکن عرب کا وہ حصہ ہے جو کوہ شعیر کے نزدیک واقع ہے یہی ملک آدومیہ کہلایا یہ بحر میت اور خلیج عقبہ کے بیچ میں واقع ہے۔ ۳ ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی کنعانی قطورہ تھیں جن کے بطن سے زمران، یقشان، مدین، بانی مدین۔ اسباق، سوخ تھے اور یقشان سے صبا اور دوان اور دوان کے فرزند اسوری، طوسی، لومی تھے انہیں کی نسل اصحاب ایکہ تھی۔

Marfat.com

کے کرایا اور سامنے کی چٹان پر جس کا نام مروہ ہے ذبح کرنے لگے۔

فلما اسلما وتلہٗ للجبین ہ و نادینٰہ ان یّا ابراھیم ہ قد صدقت الرّؤیا (الصّٰفّٰت)

تو بیٹے کو حضرت ابراہیم نے پیشانی کے بل پچھاڑا، ہم نے پکار کر کہا اے ابراہیم تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا

فدیہ میں فاصلہ پر جنگل تھا اس کی جھاڑیوں میں (یہیں مسجد الکبش ہے) مینڈھا نظر آیا اس کی قربانی کرنے کے لئے لائے رسم قربانی ادا کی اس کے بعد الہام ہوا کہ ایک معبد بناؤ اور منادی کر دو کہ لوگ یہاں آکر اقرار توحید کریں اور خدا کے نام نذر چڑھائیں یہی مرکز توحید ہے اور اسمٰعیل جو نذر کیا گیا ہے وہ اس کا خادم ہوگا اور میں اسے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور ۱۲ امتیں اس کی نسل سے پیدا ہونگی اور اس کا نام بکہ (یعنی آبادگیہ) رکھنا [ع۱]

مسجد الحرام حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل نے مل کر اس یادگار پتھر کے نیچے زمین کھودی، قدیم بنیاد نکلی اس کو بلند کیا۔ جب ابراہیم اور اسمٰعیل

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (البقرہ)

خانہ کعبہ کے پائے اونچے کر رہے تھے تو انہوں نے خدا سے دعا مانگی کہ اے پروردگار تو ہماری یہ خدمت قبول کر تو سننے والا اور جاننے والا ہے

انّ اوّل بیتٍ وّضع للنّاس للذی ببکّۃ مبٰرکًا وّھدی للعٰلمین۔ (اٰل عمران)

(لوگوں کی عبادت) کے لیے جو پہلا گھر ٹھہرایا گیا وہ یہی ہے جو بکہ میں ہے تمام عالم کے لئے وہ ذریعہ برکت و ہدایت ہے۔

خانہ کعبہ کی صرف دیواریں بلا چھت تعمیر ہوئیں جب گھر بن چکا تو اس کے مشرق

ع۱ رسالہ معارف مضمون مولانا حمید الدین فراہی۔

میں حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو لا کر آباد کیا۔ اور دعا کی۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔

پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے ادب والے گھر کے پاس بن کھیتی کے میدان میں لبایا ہے تاکہ وہ نماز ادا کرتے رہیں تو یہ کردے کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہوجائیں اور ان کو یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پہ ایمان لائیں میوے روزی کر کہ یہ شکر کریں۔ (ابراہیم)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کعبہ کی تعمیر کے بعد کعبہ[1] سے جانب شرق آٹھ کوس پر عرفات کے میدان میں آئے اور پھر یہاں سے بیر سبع واپس چلے گئے حضرت ابراہیم نے عمر طبعی میں وصال فرمایا اور جبرون جو یروشلم کے جنوب میں ۲۰ میل ہے اس میں دفن ہوئے پہلو میں حضرت سارہ، حضرت اسحاق اور یعقوب علیہ السلام کے مزار ہیں۔ ان پر مسجد۔ مسجد خلیل کے نام سے تعمیر ہے۔

---

[1] قبیلہ بنی جرہم کے زمانہ میں پہاڑی نالے کے سبب سے حضرت ابراہیم کا تعمیر کیا ہوا کعبہ منہدم ہوگیا، بنی جرہم نے اس کو پھر تعمیر کیا، پھر وہ عمالقہ کے زمانہ میں جو ایک قبیلہ حمیر کا تھا ڈھ گیا تب عمالقہ نے اس کو بنایا، پھر اس میں کچھ نقصان آگیا تو ارباب قریش نیز قصی بن کلاب سبط بنی قیدار نے اسکو تعمیر کیا۔ اس تعمیر میں حضرت محمد صلعم کا بھی ہاتھ تھا اس وقت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ سال کی تھی [2]

---

[1] معارف

[2] مقدمہ ابن خلدون

Marfat.com

بابل کی مذکورہ سلطنت ایک ہزار برس تک قائم رہی اس کے بعد دیگر حکومتیں رہیں۔ عہد موسوی میں بابل کا حکمران شاہ قوری اغلز دتھا دوسرے حکومت (خالدی) کے دور میں بخت نصر اعظم اور اس کے اخلاف تھے بخت نصر بابل کا مشہور بادشاہ تھا جس نے عمارت، عبادت خانہ، قلعہ تعمیر کئے تھے ۵۹۹ ق م میں یروشلم کو اس نے ہی برباد کیا اور یہودیوں کو قید کر کے لے گیا[1]۔

۵۳۸ ق م میں آخری بادشاہ نیونیدس تھا مگر تخت بابل پہ بلیشزار قابض تھا۔ خورس ایرانی یعنی کیخسرو حملہ آور ہوا اور فتح یاب ہوا۔ اس تغلب سے بابل کی حکومت کا خاتمہ ہی ہو گیا۔

یہ تین ہزار برس کی سلطنت و حکومت پائمال ہوئی اور عروج کا خاتمہ ہو کر آخرش ایران کا ایک صوبہ بن گیا اور آج کھنڈرات کی شکل میں شہر بابل موجود ہے۔

---

[1] شاہ بابل بلیشزار کا کتبہ تل مضیر میں دستیاب ہوا ہے۔

Marfat.com

ہاروت ماروت

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ (البقرہ)

بابل میں۔ ہاروت ماروت ملک صورت فرشتہ خصال دو شخص تھے جو بظاہر زہد و تقویٰ کے ساتھ بابل میں رہتے تھے اور لوگوں کو سحر و جادو سکھاتے تھے ان ہاروت و ماروت کا فریب اتنا بڑھا ہوا تھا اور اپنی معلومات کے بارے میں لوگوں کی خوش اعتقادی کی اتنی محافظت کرتے تھے کہ ان سے جادو سیکھنا چاہتا تھا اس سے کہتے۔

انما نحن فتنۃ فلا تکفر۔ ہم تو آزمانے کے لیے ہیں تم کیوں کفر کرتے ہو۔

یہ اس لیے کہتے تھے کہ لوگوں کو اس وہم میں ڈالیں کہ ان کا عمل الٰہی ہے اور ان کی صنعت روحانی ہے اور ان کی غرض فقط خیر ہے[1] عوام کی خوش اعتقادی ان سے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ ان کو آسمان کا فرشتہ گمان کرنے لگے کہ یہ جو سکھاتے ہیں خدا کی وحی سے سکھاتے ہیں۔

یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

وما انزل علی الملکین۔ اور فرشتوں پر کچھ نہیں اترا ہے۔

یہاں ما انزل میں "ما" نفی کے لئے ہے اور فرشتہ اطلاق باعتبار اس شہرت کے ہے جس کی بنا پر اس وقت وہ مشہور تھے۔ جیسے عیسائیوں پر رد کرتے ہوئے مسلمانوں کے کلام میں خدا کے مجسم ہونے اور سولی پانے کا ذکر ہوتا ہے

[1]۔ البیان جلد ۵ نمبر ۹ صفحہ ۲۷۴ از مولانا عبداللہ العمادی۔

Marfat.com

حالانکہ وہ اس کے معتقد نہیں ہوسکتے عہ۱ ۔

ع۱ حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ ہاروت ماروت بیدین و ناختنہ بر بید تھے اور بابل میں لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ع۲ ضحاک کا قول ہے کہ ہاروت ماروت بابل کے دو بے دین آدمی تھے ع۳ آرمینہ کے مشنغین نے اپنی مذہبی اور تاریخی کتابوں میں دو دیوتا ہوروت موروت کا ذکر کیا ہے اور اعزی طاغ (کوہ جودی) ان کا مسکن بتایا ہے، یہ دو بدکار آدمی تھے جن کے نمائش تقدس سے فریب میں آکر اس زمانہ کے لوگ انہیں دیوتا سمجھنے لگے، مسٹر مورگن کو ارض بابل سے خط میخی کے جو کتبے دستیاب ہوئے ہیں ان میں ان کا حال موجود ہے جن میں ہاروت و ماروت اور ان کی معشوقہ زہرہ (اسطیسما) کی سیاہ کاریوں کی پوری داستان ہے ان کتابوں سے جو پختہ اینٹ کی سلوں پر ہیں، علمائے یورپ کے حسب تحقیق خاص اسی زمانہ کی لکھی ہوئی ہیں، قرآن مجید کے بیان کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔

زہرہ کا نام ارمنی زبان میں اسپاندارمیت اور قدیم فارسی زبان میں اسفندارمذ ہے ہاروت کا نام گلگش ہے۔

یہ قصہ یہودیوں نے بنایا ہے تلمود میں اس کا ذکر ہے ع۶ مسلمانوں میں جاہل افسانہ گویوں نے یہ قصہ تفسیر میں داخل کیا ہے۔ کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو صحیح اس کے متعلق مروی ہے اور نہ موضوع۔ ع۷

ع۱ تفسیر مظہری صفحہ ۹۶ ع۲ تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ ع۳ فتح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۳۴
ع۴ محکمات صفحہ ۴۹ ع۵ تلمود مدراش بدکوت باب ۴۹ ع۶ تفسیر مظہری صفحہ ۹۶
ع۷ البیان جلد نمبر ۹ ص ۲۴۲

Marfat.com

نینوا

دجلہ کے کنارے اسوری قوم آباد تھی جن کا دارالسلطنت نینوا[عہ] تھا۔ صدیوں تک بابل اور نینوا کے رہنے والے آپس میں برسرپیکار رہے۔ نینوا شہر موصل کے مقابل دجلہ کے مشرقی کنارے پر واقع تھا۔ ۸۶۲ ق م میں یہاں کی قوم پر حضرت یونسؑ بن متی سبط بنیامین برادر یوسفؑ مبعوث ہوئے تھے انہیں دنوں اسوریوں کا مشہور بادشاہ سنحریب تھا جس کا ذکر توریت میں ہے۔

عہ اب یہاں قیونجق اور نبی یونس کے ٹیلے ہیں تل نبی یونس میں ایک مسجد تعمیر ہے ڈاکٹر امروز جان ونسن فیلو کوئنز کالج آکسفورڈ نے حضرت یونس کے مچھلی میں زندہ رہنے کے متعلق پرنسٹن تھیولاجیکل ریویو میں مضمون شائع کرایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ مچھلی کے پیٹ میں سانس لینے کے لئے کافی ہوا ہوتی ہے اور ۱۰۴ درجہ فارن ہائٹ اس کے پیٹ میں ہے جو انسان کے لئے بخار کا درجہ ہے ۱۸۹۱ء میں ایک جہاز فاک لینڈ کے قریب ویل مچھلی کا شکار کر رہا تھا اس کا ایک شکاری جیمس بھی سمندر میں گر گیا۔ جب ویل شکار ہوئی اور دو روز بعد پیٹ چاک ہوا تو جیمس زندہ نکلا، گو جسم سفید ہو گیا تھا۔ اور اس کی ۴ روز میں اصلاح ہوئی، ایسے کئی واقعے ہوئے ہیں۔ (اسلم راجپوت گزٹ ۲۸ء)

Marfat.com

طویٰ

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

طویٰ اس میدان کا نام ہے جو مدینؔ اور مصر کے درمیان واقع ہے

ھذا القریۃ

قریۃ ۔ ایلہ (عقبہ) جو مدین و طور کے درمیان بحر قلزم پر واقع ہے۔ یہیں یوم سبت کا واقعہ گذرا تھا[1]

---

[1] ایلہ کا واقعہ یہ ہے کہ عہد حضرت داؤدؑ میں یوم سبت کو بھی بخلاف شریعت موسوی شکار کھیلنے لگے۔ ایلہ والوں نے یہ کیا کہ جمعہ کے روز نالیوں کے ذریعہ حوض میں پانی جمع کر لیتے، مچھلیاں جمع ہو جاتیں، ہفتہ کو پکڑ کھاتے۔ ایک پشت گذر نے پر تو ایلہ کے بڑھے بھی شکار کرنے لگے۔ صلحاء امت نے سمجھایا، نہ مانے۔ آخرش قہر الٰہی نازل ہوا امتہ سوجھ گئے۔ بندروں کی شکل کے معلوم ہونے لگے۔ اس میں ہزارہا آدمی مر گئے۔ اس کا توراۃ سموئیل میں بھی ذکر ہے۔

Marfat.com

مدین

وَاِلیٰ مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًاط

مدین — حضرت ابراہیم کے لڑکے مدین جو بطن بی بی قطورہ سے تھے ان کے نام سے یہ شہر منسوب ہے، یہ ملک طولاً خلیج عقبہ کے سواحل پر دہانہ خلیج سے ساحل بحر احمر وارض ثمود و حجاز تک جہاں ثمود و جرہم و عرب اسمعیل آباد تھے واقع تھا ؎۱

اہل مدین کا مشغلہ تجارت تھا جو خوشبودار اشیاء مصر و اطراف میں لے جایا کرتے تھے یا گلہ بانی کا پیشہ تھا۔ تجارت میں لین دین میں، ترازو باٹوں میں گڑبڑ کیا کرتے تھے، یہاں کے قبائل کی زندگی شہری تھی، منظم صورت اختیار کئے ہوئے تھے، عہد موسوی میں یہاں کے مذہبی عہدیدار (کاہن) یثرو (حباب ابن رعویل تھے جنکا قرآن مجید میں شعیبؑ کے نام سے ذکر کیا ہے، ان کی صاحبزادی جناب صفورہ حضرت موسیٰ کو منسوب تھیں۔ ؎۲

یہ ملک مدین پانچ بادشاہوں، عوی، رقیم، صور، حور، ربع کے تحت سنہ ۹۷۰ ق م میں تھا۔

رقیم کے نام سے ایک شہر مدین کے مضافات میں آباد تھا جس کو پیٹرا بھی کہتے ہیں۔ مدین کے قریب مواٰب تھا، یہاں کی مذہبی و اخلاقی حالت ایک زمانہ میں بہت خراب ہو گئی تھی، صنم پرستی کا عام رواج ہو گیا تھا، بتوں کا سردار

؎۱ ارض القرآن صفحہ ۳ جلد ۲ ۔ ؎۲ خروج ۱ – ۱۶ – ۲۲

Marfat.com

بعل فور تھا عوام وخواص کی بدترین زندگی ہو گئی تھی. شرفا کی لڑکیاں انسانیت کا بدترین نمونہ تھیں جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر یہاں خیمہ زن ہوتے تو نوجوانان بنی اسرائیل کو اپنے دام میں گرفتار کر کے سردار سے باغی کرا دیا اور ان سے بت بعل فور کے آگے پرستارانہ سر جھکوا دیا۔[۱] حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو قابو میں لانے اور مدین کے گناہگاروں کو سزا دینے کے لیئے ۱۲ ہزار نفوس سے ان پر جہاد کیا اہل مدین پر کامیابی ہوئی، اس کے بعد عرب بنی اسمٰعیل کا دور اس ارض مدین پر ہوا، یہ لوگ سالانہ بنی اسرائیل پر حملہ کرتے اور غلہ وغیرہ ان کا وٹ کر لے جاتے. آخرش اس زمین کا وہ وقت آخر آیا کہ بنی اسرائیل کے فرد جدعون نے اہل مدین پر حملہ کیا اور اس کر تباہ وبرباد کر دیا حضرت داؤد وحضرت سلیمان تک مدین کا کچھ وجود ضرور تھا[۱] اس کے بعد بالکل کھنڈرات کی شکل میں ہو گیا (بطلیموس ۱۴۰ سنہ ق م) نے اپنے جغرافیہ میں عرب کے ایک شہر کا نام موڈیانہ لکھا ہے[۲]. شعرائے عرب قبل قرآن بھی مدین کا تذکرہ اپنے نتائج انکار میں کر گئے ہیں، کثیر عزہ کہتا ہے

رھبان مدین والذین عہدتہم   یبکون من حذر العذاب قعودا[۳]

(ترجمہ) شہر مدین کے رہبان اور جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے بیٹھے ہوئے عذاب کے خوف سے رو رہے ہیں۔ حجر کی مغربی جانب کنارہ دریا سے ملا ہوا مدین کا خرابہ ہے اور وہیں وہ کنواں بھی اب تک موجود ہے جس پر حضرت موسیٰ نے کھڑے ہو کر جناب صفورہ کے جانوروں کو پانی پلایا تھا[۱]. مسلمانوں کے زمانہ میں علامہ اصطخری نے خرابہ مدین کو دیکھا ہے ۱۸۱۵ء میں مسٹر برٹن کا گذر ہوا اور اس سیاح نے یہاں کے کتبے فراہم کیے[۲]

---

[۱] زبور مقدس ۸۳ : ۶ - ۱۴ ارض القرآن ج ۲ صفحہ ۸ [۱] ارض القرآن۔

[۲] کتاب مراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ [۳] صناجۃ الطرب فی تقدمات العرب

[۱] ارض القرآن جلد ۲ ص ۲۳   [۲] معجم البلدان یاقوت

Marfat.com

ایکہ

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ علہ

ایکہ — بن یا جنگل مدین کے قریب خلیج عقبہ کے پیچھے اور اس تجارتی راہ امام المبین پر واقع تھا جو عام شاہراہ یمن سے ساحل بحر احمر کے کنارے کنارے حجاز و مدین سے گذر کر خلیج عقبہ کے کنارے سے مل کر تیما (شمالی عرب میں حجاز سے شام کے رستہ پر واقع ہے) وغیرہ کو قطع کرتی ہوئی یمن و مصر و شام کو تجارتی کاروانوں کے لئے پر راہ تھی۔ ایکہ کا ذکر توریت میں اشعیا نبی کے کلمات میں بوقت خروج بخت نصر آیا ہے ۶۰۰ ق م تک اس جنگل کے آثار پائے جاتے تھے علہ

ایکہ کے رہنے والے ددان بن یقشان بن ابراہیم کی نسل سے تھے یقشان بھی جناب قطورہ کے بطن سے تھے یہی لوگ اصحاب الایکہ کہلائے۔ حضرت شعیبؑ نے ان کو بھی دعوت حق دی مگر یہ لوگ گمراہی سے نہ نکلے آخر ش قہر الٰہی میں مبتلا ہو کر برباد ہوئے۔

علہ ۔ ترجمہ ۔ اور جنگل والے یقیناً حد سے گذر جانے والے سے ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ (سدوم) وایکہ والے دونوں کھلے رستہ پر ہیں (الحجر)

علہ ۔ ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۷

Marfat.com

مصر

قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ

مصر دریائے نیل کے پورب اور پچھم کی طرف ہاموں نے اپنے دیوتا کے نام سے آباد کیا ۲۰۰۰ء سے ۳۹۹۶ ق م میں عرب کے حدود سے ایک سامی قوم (مجموعہ قبائل عاد و ثمود و معین) عمالقہ عـ اینم ہست شاہ مصر پر حملہ کر کے قابض ہو گئے عـ یہ لوگ شاشو یا ہیک شاش (شاہان بادیہ) کہلاتے تھے ان کی حکومت چار سو سال تک رہی جن کی یادگار ابو الہول مصری ہیں عـ پہلا بادشاہ سلاطیس تھا جس کا صدر مقام منیفس تھا اس کے بعد کے بادشاہ ابونامس۔ ابوفیس آخری شاہ اسیس تھا عـ مصر کے دو حصے تھے، مصر بالا، مصر زیریں، جو بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع ہے نہر کے کھدنے سے پہلے میدان تھا

مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان۔ (رحمٰن)	اس نے دو سمندر بنائے جو مل جائیں گے اس وقت تو ان دونوں کے درمیان ایک خاکنائے ہے جس سے وہ بڑھ نہیں سکتے۔

بحر روم اور بحر احمر کے مابین ایک چھوٹا سا خشک قطعہ حائل تھا جو مصر کو حدود عرب و جزیرہ نمائے سینا سے ملاتا تھا شاسو (عمالقہ) اسی خشک راہ سے

عـ تاریخ مصر قدیم ص ۲۵

عـ مورخ یوسیفوس (بقول ماسون اسکندی ۳۰۰ ق م)

Marfat.com

جزیرہ نمائے سینا ہو کر مصر زیریں میں چلے آئے مصر کے خاص باشندے جو سام کے بھائی حام کی اولاد سے تھے شکست کھا کر مصر بالا میں چلے گئے۔ ان سامی فاتحین یعنی بنو عاد نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کی، جو تقریباً تین چار سو برس تک رہی عام سامی قبائل مختلف اوقات میں اپنے ہم نسب قوم کے پاس لغرض استمداد آتے جاتے رہتے تھے ۲۲۰۰ ق م میں سردار قبائل سامیہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ بابلی (کلدانی) سنہ ۔۔۔ مصر و شام آئے، بیوی سارہ ہمراہ تھیں۔ مصر زیریں کا سامی بادشاہ ابوملک (رفیون) کہ ایک سامی خاندان کی آمد کی خبر پا کر کہ آپ کے ہمراہ عورت بھی ہے تو اپنے قدیم خاندان سے دوستانہ تعلق کے شوق میں نکاح کا طالب ہوا، مگر یہ معلوم کر کے یہ آنحضرت کی بیوی ہیں کنارہ کش ہوا، مگر اس تعلق کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی بیٹی ہاجرہ کو حضرت کی زوجیت میں دیا، جن سے اسمٰعیلی عربوں کی نسل چلی، حضرت ابراہیم اپنے اہل و عیال اور مویشیوں اور بہت سا چیزوں کا سامان لے کر کنعان واپس آئے کنعان میں حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق پیدا ہوئے۔ حضرت اسحاق سے یعقوب تھے۔

حضرت ہاجرہ کے متعلق مفسرین توریت ربی سولومو اسحاق نے کتاب پیدائش کے سولہویں باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

وہ فرعون کی بیٹی تھی جب ان کرامات جو بوجہ سارا واقع ہوں تو کہا کہ اے میری بیٹی اس کے گھر میں خادم ہو کر رہ اس سے کہ ہو تو دوسرے کے گھر میں ملکہ۔

کتاب برشیث رباہ (۱۰) میں جو یہود کی مذہبی کتاب ہے لکھا ہے کہ ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی علامہ قسطلانی نے شرح بخاری جلد ۵ ص ۲۰۸ میں لکھا ہے (باقی صفحہ ۳۰ پر)

Marfat.com

حضرت یعقوب (اسرائیل) نے اپنے ماموں لابن ارامی کی دونوں بیٹیوں. لیاہ اور راحیل سے شادی کی، لیاہ سے چھ بیٹے روبیل شمعون ,لاوی، یہودا، یساخر زبولون، راحیل سے حضرت یوسف و بنیامین۔

لیاہ کی کنیز سے کاد و آشر تھے

راحیل کی کنیز سے دان نفتالی تھے

یہ بارہ لڑکے اور ایک صاحبزادی حضرت یعقوب کے تھیں انہی کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی، حضرت یعقوب حضرت یوسف کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ برادران یوسف نے حسد سے حضرت یوسف کو ایک اسمٰعیلی قافلہ (جو عرب سے مصر جا رہا تھا) اسکے ہاتھ بیچ ڈالا۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ (یوسف)	اور یوسف کے بھائیوں نے اس کو بہت کم قیمت گنتی کے درہموں پر بیچ ڈالا۔ اور وہ اس کی خواہش نہیں رکھتے تھے

اسمٰعیلی قافلہ نے مصر پہونچکر حضرت یوسف کو عزیز مصر کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ط (یوسف)	اور جس نے مصریوں اس کو خرید لیا اس نے اپنی جورو سے کہا اس کو اچھی طرح رکھ شاید یہ ہمارے کام آئے اور ہم اس کو اپنا بیٹا بنا لیں۔

کچھ عرصہ بعد امرات العزیز (عزیز کی جورو) اور حضرت یوسف کا واقعہ پیش آیا اور

(بقیہ حاشیہ ص۳۶) وکان ابو اجرہ کہ من ملوک القبط من حفن قریۃ بمصر | تھا باپ ہاجرہ کا بادشاہان قبط سے حفن میں جو قریہ ہے مصر میں۔

Marfat.com

آپ کو قید خانہ جانا پڑا، بالآخر تعبیر خواب کی تقریب سے شاہ مصر ریان بن ولید کے دربار میں پہونچے، فرعون کو جب آپ کی پاکدامنی اور یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک سامی النسل نوجوان ہے تو وہ بہت مسرور ہوا کیونکہ وہ فرزند سے محروم تھا رفتہ رفتہ اس نے زمام حکومت حضرت یوسف کے ہاتھ میں دیدی عـہ

حضرت یوسف نے مناسب طور پر قحط کا انتظام کیا اور حضرت یعقوب مع خاندان کے کنعان (حاران) سے مصر چلے آئے اس واقعہ سے تقریباً تین سو برس تک اسرائیل کی اولاد اس ملک میں بڑھی اور پھیلی گئی۔ مگر حکمراں سامی خاندان روز بروز ضعیف ہوتا گیا۔

آخر ان ہیک شاس (شاہان بادیہ) پر اصلی باشندہ غالب آگئے، اور ان سامیوں کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی۔

بنی اسرائیل جو دراصل دوسرا سامی خاندان تھا اور عہد یوسف سے مصر کے ایک سرسبز و شاداب ملک پر قابض تھا ملک میں باقی رہ گیا، بنی اسرائیل کی شوکت و حکومت کو قدیم مصری (قبطیوں) نے پائمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اولاد یعقوب کو اپنا غلام بنا لیا جو دو سو برس تک مصریوں کی غلامی میں مصیبت کی زندگی بسر کرتے رہے ان کو سخت سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں وہ ذلیل سے ذلیل

عـہ۔ ابن خلدون جلد ۲ ص ۲۷

ثم ملک بعدہ ملک اخر من العمالقۃ یقال لہ الریان بن ولید و هو من عون یوسف ان مصر میں ایک مجسمہ نکلا ہے جس پر خط تصویری میں ریان لکھا ہے ڈاکٹر این اور مسٹر کوپ وائٹ ہاؤس اس کی تصدیق کرتے ہیں معارف نمبر ۲ جلد

کاموں پر لگائے جاتے تھے ، اسی پر بس نہیں بلکہ ان کی نسل برباد کرنے کی ظالمانہ کوشش بھی کی جاتی۔

یذبح ابناءھم ویستحی نساءھم انہ کان من المفسدین۔ (القصص)

ذبح کرتا تھا انکے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا تھا ان کی عورتوں کو بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

رعمسس ثانی کے عہد سے شروع ہو کر منفتاح ثالث فرعون[1] مصر کے عہد تک یہ مظالم ہوتے رہے اسی عہد میں عمران بن قاہات بن لاوی بن یعقوب کے یہاں حضرت موسیٰ[1] پیدا ہوئے حضرت ہارون بڑے تھے ایک بہن تھیں جن کا نام مریم تھا

بادشاہ کے خوف سے ماں نے صندوق میں بند کر کے نیل میں ڈال دیا یہ صندوق منفتاح ثالث کے محلات کے نیچے سے گذرا اس کی بیوی آسیہ کی نظر پڑی[2] صندوق باہر نکال کر آغوش محبت میں لے کر پرورش کرنے لگیں بعد شعور کا زمانہ تھا قبطی و بنی اسرائیل سے باہم لڑائی ہو رہی تھی آپ نے قبطی کی زیادتی سے متاثر ہو کر قبطی کو مارا وہ مر گیا آپ مصر سے چل دیئے اور مدین پہنچ گئے[3]

---

[1] موسیٰ (ماشہ) نکلنا۔ اصل میں یہ مصری لفظ ہے جس کے معنی بچہ یا بیٹا ہے۔ زمانہ ۱۳۰۰ ق م ہے [1] فرعون مصری زبان کا لفظ ہے صحیح تلفظ زمانہ قدیم میں فارغ تھا۔

[2] تفسیر القرآن مولوی محمد علی احمدی

[3] خروج ب ۲ - ۱۲ - ۱۵ [2] قدیم مصری کتاب میں فرعون موسیٰ کی بیوی کا نام آسیہ ہے اور جو قومیت اور مذہب میں فرعون سے مختلف تھی۔ معارف نمبر ۲ جلد ۱۔

Marfat.com

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ   اور جب (موسیٰ) مدین کے پانی پر
(القصص)   پہونچا۔

یہاں حضرت شعیب کی لڑکیاں پانی بھر رہی تھیں انہوں نے آپ کو پانی پلایا اور اپنے باپ کے پاس لے گئیں موسیٰ حضرت شعیب کے پاس کچھ عرصہ تک رہے اور حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورہ سے انکی شادی کردی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے۔

امنفیس ثالث[1] مصر کے اٹھارویں خاندان کا جلیل القدر بادشاہ تھا مصر کی فرمانروائی و فتوحات ملکی اور نام آوری سے ایسے گھمنڈ میں آیا کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا اسی فرعون کا وزیر جنگ ہامان تھا جو امن دیوتا کے مندر کا (کاہن) اعظم تھا جس کا اصلی نام نکس خونس تھا اسی کا معاصر قارون تھا جو بڑا دولت مند تھا

---

[1] رمیس ثالث کی عمارت کے کھنڈرات آج تک رودنیل پر موجود ہیں رودنیل کے بائیں جانب ایک عبادت خانہ بنوایا جس میں بہت سے بت تھے اور ایک بت خود فرعون کا بھی تھا یہ بت ایسے پتھر سے تراش کر بنایا گیا تھا جس کی طبعی خاصیت یہ تھی کہ رات کی شبنم کے بعد جب اس پر آفتاب کی شعاعیں پڑتی تھیں تو اس میں سے آواز پیدا ہوجاتی تھی عرصہ ہوا کہ یہ مندر برباد ہوگیا صرف دو بت باقی رہ گئے تھے ان میں سے ایک تو ۱۸۹۵ء کے زلزلے نے ضائع کردیا اور دوسرا خود بخود گر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ۱۹۰۶ء میں یہ ٹکڑے دستیاب ہوئے جن کو لاکر عجائب خانہ مصر میں ماہرین آثار قدیمہ نے رکھدیا ہے [1] امنفیس کے حالات ایک محل کی شکستہ دیواروں پر کندہ ملے ہیں اور اس کے متعلق جو کتبے ملے ہیں ان سے ان تمام بیانات کی تصدیق ہوتی ہے جو توریت میں بیان کئے گئے ہیں اس فرعون کی تصویر مئی ۱۹۱۴ء کے الہلال میں شائع ہوئی ہے۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا   بےشک فرعون اور ہامان اور (باقی صاف نہیں)

Marfat.com

اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّہٗ طَغٰی (طٰہٰ) (اے موسٰی) میری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سر اٹھا رکھا ہے

بنی اسرائیل دو سو برس سے غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے ان کی حالت غلاموں سے بدتر ہو گئی تھی ان کی تمام قومی خصوصیات مٹ گئی تھیں، انسانیت کے امتیازی اوصاف غیرت، شجاعت، تحمل وغیرہ کا نام نہ رہا تھا حضرت موسٰی جبل طور سے اتر کر دربار شاہی کی طرف گئے اور فرعون کو خطاب ربانی سنایا:

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ یٰهَامٰنُ ابۡنِ لِیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ۔ اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوۡسٰی، (المومن) اور فرعون نے کہا ..... ہامان تو میرے لئے مٹی پکوا اور ایک محل میرے لئے بنوا تو شاید موسٰی کے خدا کو جھانک سکوں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ) وحما کانو خاطئین ان کے لشکر والے قصوروار تھے۔

فرعون مصر کا بادشاہ تھا لیکن امن دیوتا کا سردار کاہن اور اس کے لواحقین بطور خود مستقل حیثیت رکھتے تھے اس لئے جنوز ہما استعمال ہوا۔ ملاحظہ الہلال مئی ۱۹۱۳ء

شہر منیخ (جرمنی) میں مصر کا ایک قدیم مجسمہ موجود ہے جس پر لکھا ہے کہ یہ مجسمہ امن دیوتا کے سردار کاہن بکس خونس کا ہے ــــ ۵۹ برس کی عمر میں امن کا سردار کاہن مقرر ہوا تھا امن دیوتا کے سردار کاہن کو سبی رول کہتے تھے محکمہ تعمیرات کا افسر بھی تھا مندروں کی عالیشان عمارتوں اور ان کی زیب و زینت کا انتظام اسی کے سپرد تھا ۔

۔ قدیم مصریوں کا مذہب، مرتبہ ڈاکٹر اسٹنڈروف صفحہ ۹۷ ــ ۹۷ (بحوالہ صحف سماوی صفحہ ۱۵۵)

Marfat.com

اس کا سردار کاہن ہیر علمت بھی تھا۔ توریت میں حضرت موسیٰ کے بھائی کا نام ارون لکھا ہے اور وہ بنی اسرائیل کے سردار کاہن تھے لیکن قرآن مجید میں ان کو ہارون فرمایا اسی تبدیل سے اس کے سردار کاہن کو ہامان کہا ہے علہ

پھر حضرت موسیٰ فرعون سے کہتے ہیں کہ

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ (طٰہٰ)

بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے انہیں دکھ نہ دے ہم خدا کی نشانی تیرے پاس لاتے ہیں اگر اس نشانی کی اطاعت کرے گا تو سلامت رہے گا ورنہ خدا نے ہم کو بتایا ہے کہ جو اس نشانی کو تسلیم نہ کرے گا وہ آخر الامر گرفتار عذاب ہوگا۔

فرعون پر یہ رشد وہدایت کارگر نہ ہوئی آپ بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے کر چلے، راہ میں بحر پڑا۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر سے نکالا، اور جب ان کے عقب میں ایک جوش اور مخالفت سے بھرا ہوا فرعون اور اس کا لشکر آیا اور غرق ہونے لگا تو کہا فرعون نے میں اب اس بات پر ایمان لایا کہ کوئی خدا نہیں سوائے معبود کے جس پر بنی اسرائیل

علہ۔ (صحف سماوی، مرتبہ سید نواب علی ایم اے پروفیسر بڑودہ کالج)

Marfat.com

اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۔

(یونس)

ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔ کہا کہ کیا اب تو ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے تو مفسدوں میں سے تھا۔

باوجودیکہ تیری ان سب باتوں کے (سن) اے فرعون اب ہم تیرے بدن کو نجات دیتے ہیں کہ (تیرا جسم) ان لوگوں کے لیے جو تجھ سے بعد میں آنے والے ہیں نشانی ہو کیونکہ بہت سے آدمی (ابھی) ہمارے نشانات سے ناواقف ہیں۔

جب حضرت موسیٰ ان کو عرب کے صحرا وادی سینا تک بنی اسرائیل ہیں لے آئے اور ۶۰۰۰۰۰ ان کی تعداد تھی مگر ڈرپوک اور ہمت ہارے ہوئے تھے ان کی طبیعتوں میں محتاجی اور غلامی اس قدر سرایت کر گئی تھی کہ اگر کبھی اتفاق سے جنگل میں کھانا پانی نہ ملتا تو حضرت موسیٰ سے جھگڑتے کہ وہ انہیں مصر سے کیوں نکال لائے اس آزادی سے مصریوں کی غلامانہ غلامی بہتر تھی وہاں کھانا تو ملتا تھا۔

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل سے فرمایا۔

"اور دیکھو ہارون اور حور تمہارے ساتھ ہیں تم میں سے جس کسی کو کوئی معاملہ پیش آئے تو ان دونوں کی طرف رجوع کرنا" (خروج باب ۲۴ درس ۱۴) (حاشیہ صفحہ ۴۴ پر)

Marfat.com

حضرت موسیٰ طور پر تشریف لے گئے جب وہاں سے واپس آنے میں دیر ہوئی
تو بنی اسرائیل نے مال غنیمت جو مصر سے ہمراہ لائے تھے آگ میں قربانی سوختنی کے طور
پر ڈال دیا جو سونے کا زیور تھا وہ ڈلا بن گیا تب حور نے بمعیت اہلیاب گوسالہ بنایا۔
(غالباً ایسا مصالحہ لگایا ہوگا جس سے بجائیں بجائیں آواز پیدا ہوتی تھی) بنی اسرائیل
مصریوں کو گائے بیل کی پوجا کرتے دیکھا کرتے تھے خود بھی اس کی پوجا کرنے لگے۔
حضرت ہارون نے منع بھی کیا لیکن ان لوگوں نے نہ مانا۔

وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ۔ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ

(طور پر جب موسیٰ توراۃ لینے آگے بڑھ آئے) تو ہم نے پوچھا اے موسیٰ تم

(حاشیہ ۴۳) یہ دونوں اس وقت نائب حضرت موسیٰ کے تھے اسی حور کا پوتا بصلال اور
دوسرا اہلیاب جو قبیلہ (دان بن یعقوب) سے تھا اور زرگری اور سنگ تراشی میں کمال رکھتا
تھا قبیلہ دان نے حضرت موسیٰ کے بعد علانیہ بت پرستی اختیار کی اور آپ کے پوتے یوناتان
کو پجاری مقرر کیا اس قبیلہ میں گئوسالہ پرستی کا رواج حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
تک رہا۔

اس قبیلہ کے شہر دان میں باغی یربعام نے سونے کے بچھڑے کا مندر بنوایا تھا۔
پھر اسکے بعد عمری یربعام کے پوتے نے شہر سماریہ کو اپنا تخت قرار دیا اور گئوسالہ
پرستی کی رسم جاری رکھی عہ توریت میں گئوسالہ پرستی کا الزام حضرت ہارون پر تھا۔
قرآن مجید نے اس اتہام کو دفع کرکے اس فتنہ پرداز کا پتہ دیا کہ وہ شخص گروہ سے تھا۔ بعد کو سامرین
کہلاتے عہ اور اس سے اس کو سامری کے لقب سے یاد کیا۔

(عہ دول ملوک ۳۲)

عہ صحف سماوی صفحہ ۹۴

إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۝ قَالَ فَإِنَّا
قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ م بَعْدِكَ
وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فَرَجَعَ مُوسَىٰ
إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ
قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ
وَعْدًا حَسَنًا ۚ الخ (طٰہٰ)

جلدی کرکے اپنی قوم سے کیسے آگے آ گئے
موسیٰ نے کہا کہ وہ بھی میرے پیچھے (پیچھے
چلے آرہے ہیں) اور اے میرے پروردگار
میں جلدی کرکے تیری طرف اس لئے بڑھ
آیا ہوں کہ تو (مجھ سے) خوش ہو۔
فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہم نے تمہاری قوم
کو (ایک اور) آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور
(وہ یہ ہے کہ) ان کو سامری نے گمراہ کیا
ہے، پھر موسیٰ غصہ اور افسوس کی حالت
میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور موسیٰ)
کہنے لگے بھائیو، تم سے تمہارے مالک نے
اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہیں کیا تھا۔
کیا تم اپنے پروردگار کے حکم سے پہلے ہی
جلدی کر بیٹھے، اور موسیٰ نے تختیاں
پھینک دیں"

اور ہارون پر عتاب کیا انہوں نے کہا کہ

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي الخ — ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیئے
میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں (تم واپس آکر) یہ نہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل
میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا (اب موسیٰ نے سامری سے) پوچھا کہ سامری
تو نے یہ کیا کیا ہے اس نے کہا کہ۔

Marfat.com

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ (طٰہٰ)

مجھے ایسی بات سوجھی جو کسی کو نہ سوجھی تھی اے رسول (موسیٰ) میں پہلے تمہاری پیروی کرتا تھا لیکن اب میں نے تمہاری پیروی چھوڑ دی اور میرے جی میں ایسا ہی آیا۔

حضرت موسیٰ نے سامری کو بد دعا دی۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ (طٰہٰ)

چل دور ہو اس زندگی میں تیری یہی سزا ہے کہ (زندگی بھر) کہتا پھر کہ دیکھو مجھے کوئی اچھو نہ جانا۔

تاکہ دوسرے لوگ اس کی گمراہی میں اس سے مل جل کر مبتلا نہ ہوں۔

ادوم اور مواب کے بیابانوں میں بھٹک کر جب بنی اسرائیل اس ملک کے قریب پہونچے جس کے متعلق خدا نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ملک ان کی اولاد کو دیا جائے گا تو حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا۔ بھائیو

یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین قالوا یا موسیٰ ان فیھا قوما جبارین وانا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا فان یخرجوا منھا فانا داخلون و قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیھما ادخلوا علیھم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غلبون

(ملک شام) میں جسے خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے داخل ہو جاؤ اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرو (ورنہ) پھر تم الٹے گھاٹے میں آ جاؤ گے۔ وہ لگے کہنے کہ اے موسیٰ اس ملک تو (قوم جبارین) بڑی زبردست قوم (کنعانی) ہے اور جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم تو اس (ملک) میں جانے والے نہیں جب وہ نکلیں گے تو ہم داخل ہو جائیں گے دو آدمی جو خدا سے ڈرنے تھے خدا نے انہیر فضل کیا تھا کہنے لگے ان کے دروازہ میں گھس پڑو جہاں تم دروازہ کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہو گے۔

المائدہ

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔ الخ

اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ (بنی اسرائیل) کہنے لگے (موسیٰ) کہ ہاں تم اور تمہارا خدا (دونوں) جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے (خدا نے) فرمایا (اچھا) تو وہ ملک چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا، زمین پر بھٹکتے پھریں گے۔

(مائدہ ۱۱۴)

آخر ش بنی اسرائیل تیہ بنی اسرائیل ہی میں بھٹکتے پھرے، اس بیابان میں پانی کی کمی تھی

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ۔

(الاعراف)

اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو یہ وحی کی تھی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو (چنانچہ انہوں نے مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک شخص کو اپنا اپنا گھاٹ معلوم ہو گیا۔ ایلیم جہاں ۱۲ چشمے جاری ہوئے (خروج ۲۵/۲)

آج تک عیون موسیٰ کے نام سے مشہور ہے [۱]

وادی سینا ہی میں من و سلویٰ بنی اسرائیل کے کھانے کو ملا طور سینا اور

---

[۱] بائیبل ڈکشنری مطبوعہ آکسفورڈ پریس

Marfat.com

جبل حوریب جس کو جبل موسیٰ (۷۳۶۳ فٹ) کہتے ہیں، اس پہاڑ کے شمالی پہلو میں الرّاحا کا بڑا میدان جو ایک میل سے زیادہ لمبا اور تقریباً آدھ میل چوڑا ہے یہیں بنی اسرائیل نے پہاڑ کے مقابلہ خیمہ کھڑے کئے تھے ملہ۔

فراعنہ کا دور ۱۹۲۲ سال تک رہا آخری فرعون سمنی بوس تھا جس کو لیس شاہ ایران نے سنہ ۵۲۰ ق م میں شکست دی اور خود مصر پر قابض ہو گیا۔ ایرانی سلاطین کا دور حکومت سکندر مقدونی کی فتوحات کے مقابلہ میں ختم ہو گیا، سکندر کے بعد بطلیموس کے گھرانہ میں سنہ ۳۲ ق م سے سنہ ۳۹ء تک مصر کی حکومت رہی اس حکومت کے آخر زمانہ میں مصر پر اسلام کا قبضہ ہو گیا۔

ملہ۔ جغرافیہ بائبل صفحہ ۱۶۳

Marfat.com

اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

مجمع البحرین بحر احمر کی شمالی سمت دو خلیج پر منقسم ہے مشرقی خلیج عقبہ اور غربی خلیج سویز جہاں ان ہر دو خلیج کا اتصال ہے، وہی مجمع البحرین ہے اسی کے ایک گوشہ میں طور سینا اور جبل حور واقع ہے جہاں شریعت موسوی کا نزول ہوا تھا۔

بحر خلیج سویز سے مراد ہے۔

اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

(الحجر)

وہ عام تجارتی راہ ہے جو سبا سے یمن، بحر احمر کے کنارے حجاز سے شام وہاں سے سینا ہو کر مصر گئی ہے اس سڑک پر حجر، مدین، ایکہ، رقیم پڑتے تھے۔ اسی راہ سے قریش تجارتی سفر رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ جاڑے اور گرمی میں کرتے تھے جس کی وجہ سے بڑے خوش حال تھے اس لئے اللہ نے اس نعمت کو یاد دلایا۔ (تعجب ہے کہ قریش کو اپنے جاڑے اور گرمی کے سفر سے کس قدر الفت ہے ان کو چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کو پوجیں جس نے انکو بھوک سے بچا کر کھانا دیا اور خوف سے بچا کر امن وامان بخشا (قریش)

عیون موسیٰ سویز سے ۶ میل پر موسوم ایلم مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ

ع۱۔ تاریخ ملت عربی ص ۸۰ ھ الکہف رکوع ۹ سے کھلے راستہ پر (الحجر)

Marfat.com

کی لاٹھی کی ضرب سے ۱۲ چشمے جاری ہو گئے تھے۔ یہ مقام ایلیم میں آج بھی موجود ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ — اور (یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ — تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی لکڑی

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (البقرہ رکوع ۷) — پتھر پر مارو بس مارتے ہی بارہ چشمے

اس میں سے جاری ہو گئے (یعنی پھوٹ نکلے) سورۃ البقرہ

ہر ایک خاندان نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (ہم نے کہا)

اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد

مت پھیلاؤ (البقرہ رکوع ۷)

Marfat.com

سینا

وَطُورِ سِینِینَ

جزیرہ نمائے سینا مصر و شام کے درمیان واقع ہے رقبہ ۱۱۵۰۰ مربع میل ہے طبعی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے، شمالی حصہ ایک مرتفع میدان ہے جس کی ساخت چونے کے پتھر کی سی ہے جو بادیۃ۔ البتہ۔ بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہے جہاں بنی اسرائیل چالیس سال من وسلویٰ کھاتے اور سرگرداں پھرتے رہے یہ مرتفع میدان سلسلہ کوہ سے محدود ہے اس کے دکھنی رخ جبل موسیٰ ہے جس کو طور کہتے ہیں یہیں خداوند تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنا جلوہ دکھایا تھا یہ سطح سمندر سے ۷۵۰۰ فٹ بلند ہے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے ہمراہ مصر سے نکل کر شام کو جا رہے تھے راہ میں التیہ نادی پڑی مگر نافرمانئ الٰہی کی بدولت ان ویرانوں میں چالیس سال ٹکراتے رہے۔ شام کی راہ پر اسی وادی میں سویز سے چھ میل پر وہ مقام ہے جس کو "ایلیم" کہتے ہیں جس کا نام عیون موسیٰ بھی ہے یہیں پتھریلی جگہ میں بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے پانی طلب کیا تھا تو آپ نے بحکم الٰہی ایک پتھر پر اپنا عصا مارا، اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر آیا ہے وہ پتھر آج بھی موجود ہے،

۱۰۰۰ء میں اسکندریہ کا ایک سوداگر کوطبس اس عیون موسیٰ سے گذرا تھا تو پتھر پر خط سند (مصری شبیہ دار خط) میں ایک عبارت تحریر تھی جس کو وہ پڑھ

Marfat.com

نہ سکا ۱۸۲۲ء میں مغربی سیاح مسٹر لارڈ بھی اس طرف سے گذرا مگر کتبہ مذکور پڑھا نہ جا سکا مگر ۱۸۵۴ء میں ڈاکٹر فارسٹر مصنف جغرافیہ عرب الہنیہ سے گذرا اور اس کے کتبہ کی نقل لی۔ اس میں کلام مجید کی آیت مذکورہ کے بیان کی حرف بحرف تصدیق تھی اور یہ ۳ ہزار برس کا شبیہ دار مصری خط کا کتبہ ہے جس میں حضرت موسیٰ نے عصا مار کر ۱۲ چشمے جاری کئے تھے۔ جس کا ذکر تفصیل سے خط مسند میں تحریر ہے۔

یہ ہے کلام الٰہی کا معجزہ کہ اس کی ہر آیت جو تاریخی واقعہ سے متعلق ہے اس کی تصدیق میں زمین سے دفن شدہ کتبہ آج نکل کر سینکڑوں برس بعد گواہی دے رہے ہیں آثار عتیق قرآن حکیم کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت ایک اہم واقعہ ہے جس پر شکی اور معترض حضرات کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔

مذکورالذکر کتبہ کا عکس جغرافیہ عرب ڈاکٹر فارسٹر میں موجود ہے۔

Marfat.com

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ط

(المائدہ)

ارضِ المقدّس

کنعان یا شام — اس کے شمال میں ایشیائے کوچک مشرق میں بادیہ فرات اور ندی یردن دبحر مردار جس کے کنارے پر ارض سدوم کی بستیاں (موتفکہ) جو مسکن قوم لوط ہیں۔

جنوب کا حصہ قدیم ملک عرب سے ملا ہوا ہے جس کا نام تیہ بنی اسرائیل ہے کنارہ پر بحر روم ہے جس پر بیروت واقع ہے [1]

حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد ان کے جانشین حضرت یشوع (یوشع) بن نون علیہ السلام کی سرکردگی میں بنی اسرائیل یردن ندی سے عبور کر کے نو میل پر دبیر کھے

---

[1] جنوب و مشرقی رخ اردمیہ بحر میت اور خلیج عقبہ کے بیچ میں واقع ہے۔ اس کا مرکز بصریٰ (آج کل بصیرہ گاؤں کے نام سے نامزد ہے) مسکن حضرت ایوب علیہ السلام بہ تیما مشہور آبادی کے قریب ہے۔

اولین عہد اسلام میں اردمیہ آل غسان کے زیر حکومت تھا عہد قدیم میں شام دو حصوں پر منقسم تھا، سوریہ و فلسطین مسیح تاریخ سے پہلے مملکت روم نے اپنے زمانہ میں اس کا نام سوریہ رکھا اس کے بعد عرب مسلمان اس پر جب فاتحانہ قابض ہوئے تو ۶۲۲ء میں شام رکھا گیا۔

Marfat.com

القریہ[عـ۱] میں پہونچے، بعد فتح کے اس کو تباہ کیا اور ۱۲۷۰ ق م میں ارض مقدس (کنعان یا شام) پر قابض ہو گئے اور ملوکانہ زندگی بسر کرنے لگے ۱۲ قبائل (اسباط) پر یہ ملک تقسیم ہو گیا۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ (المائدہ)

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اطاعت کا عہد لیا اور انہیں میں سے بارہ سردار مامور کئے تھے

ہر ایک حصہ کنعان پر بنی اسرائیل کا ایک ایک قبیلہ مالک ہو گیا، ہر جماعت کا سردار قاضی کہلاتا تھا، ساڑھے تین سو برس تک اسی طرح قاضیوں کی حکومت کا دستور رہا۔

آخر قاضی صموئیل نبی نے طالوت (ساؤل) بن قیش سبط بنیامین کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا[عـ۲]۔

عـ۱ یروشلم سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر آباد (القدس تھا) حضرت ہارون علیہ السلام کا مزار کوہ حور پر واقع ہے کوہ حور عرب کے مشرق اور ادوم کے شمال مغرب پر واقع ہے عبد الملک نے مزار پر مسجد تعمیر کرائی ہے۔

عـ۲۔ اس وقت فلسطین کا بادشاہ جالوت تھا۔ فلسطین والے "تابوت سکینہ" کو بنی اسرائیل سے چھین کر لے گئے تھے۔ حضرت داؤد بن یشا بن عوفید بن بوعذ بن سلمون بن عمیو بن ام بن حصرون بن یارص بن یہودا ابن یعقوبؑ جن کی ابتدائی زندگی بکریاں چرانے میں گذری بد دشعور میں زرہ سازی کیا کرتے تھے اس عہد میں طالوت اور جالوت میں جنگ پیش آئی جالوت کے مقابلہ میں حضرت داؤدؑ کامیاب ہوئے ملک جالوت فتح ہوا تو آپ نے شہر صیہون کو اپنا پایہ تخت قرار دیا اور وہاں ایک خیمہ نصب کر کے (باقی صـ۵۵ پر)

Marfat.com

وقال لهم نبيهم ان الله قد بعث لكم طالوت ملكا - (البقرہ)

اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہاری درخواست کے موافق تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا۔

وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان يأتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك آل موسى وآل هارون تحمله الملئكة ان في ذالك لاية لكم ان كنتم مومنين ٥ (البقرہ)

اور ان کے پیغمبر (شموئیل) نے ان سے کہا کہ ان کے (یعنی طالوت کے) بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سکینہ ہے اور (نیز) موسیٰ اور ہارون نے جو کچھ ترکہ باقی چھوڑا ہے (اس میں ہے) تمہارے پاس آ جائے گا، فرشتے اس کو اٹھا لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو (۳۲ البقرہ)

ولقد آتينا داؤد منا فضلا (سبا)

اور بیشک ہم نے داؤد کو بزرگی دی (سورہ السبا) اور اس کی سلطنت کو ہم نے

وشددنا ملكه (ص ۲)

مضبوط کر دیا تھا (سورہ ص)

قاضیوں کے آخیر عہد (حضرت شموئیل) تک قبائل کے شیوخ اپنے اپنے خیموں میں یا کھلے مقامات میں گھنے درختوں کے نیچے لوگوں کے باہمی جھگڑے اور مقدمات فیصل کرتے تھے۔

(بقیہ حاشیہ ص۵۴) اس میں تابوت سکینہ کو رکھدیا (کشاف الہدا صفحہ ۲۲) طالوت نے فتح پانے کی خوشی میں اپنی لڑکی حضرت داؤد کو بیاہ دی، بعد طالوت اس کا لڑکا ملازم کے ہاتھوں قتل ہوا اور حکومت طالوت پر حضرت داؤد مستقل بادشاہ ہوئے اس وقت عمر ۳۰ سال کی تھی آپ نے کنعان کی سرداریاں فتح کر کے عظیم الشان حکومت قائم کی۔

Marfat.com

حضرت داؤد متفقہ اسباط بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ اور پیغمبر صاحب کتاب ہیں جنہوں نے اس طرح کی اصلاح کی۔

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۔ اور دی ہم نے داؤد کو کتاب زبور (سورہ ص)

آپ نے ۴۰ برس تک حکومت کی ہمیشہ بنفس نفیس رفع خصومات فرماتے رہے آپ نے اپنے دار الخلافہ یروشلم میں شاہانہ تزک و احتشام کی بنیاد ڈالی شہر پناہ کی دیوار کھدوائی۔ اور حاجب اور دربان مقرر کئے بنی اسرائیل ابنائے بادیہ مدنیت سے ناآشنا تھے بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے انہیں مویشی چرانے والوں میں سے دو شخص آپ کے پاس رفع خصومت لے آئے یہاں حاجب و دربان پاسبانی کر رہے تھے وہ آزاد ابنائے بادیہ دو خیموں اور درختوں کے سایہ کے نیچے شیوخ سے فیصلہ کرانے والے بے تکلفانہ دیوار پھاند کر حضرت داؤد کے حضور میں کھڑے ہو گئے

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ ۔ (ص ۲)

اور کیا تجھے جھگڑنے والوں کی خبر پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے پاس عبادت خانہ میں گھس آئے۔

وہ انہیں دیکھکر گھبرایا، کہنے لگے، مت ڈرو ہم دونوں میں جھگڑا ہے۔

خصمٰن بغیٰ بعضنا علی بعض فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط واھدنا الی سواء الصراط ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیھا وعزنی فی الخطاب ط قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ وان کثیراً من

ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کرے اور ہم کو سیدھی راہ بتا۔ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے وہ کہتا ہے میرے حوالہ کر اور گفتگو میں مجھے دباتا ہے، داؤد نے کہا بیشک وہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی لیکر

Marfat.com

الخلطاء لیبغی بعضہم علی بعض اپنی دنبیوں میں ملاتا ہے اور اکثر
الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت و ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں
قلیل ما ھم ط ۔ ص ۲ مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کرے
اور ایسے لوگ کم ہیں (سورہ ص)

حضرت داؤد کو چونکہ اپنے عہد خلافت میں اہل فلسطین اور دیگر قبائل کفار سے ایک نہ ایک مقابلہ پیش رہتا تھا اس لئے آپ کو خیال گذرا کہ یہ دو شخص دشمن نہ ہوں لیکن انہوں نے فوراً آپ کو اطمینان دلایا۔

جس وقت آپ عمل نیک کی تعلیم کے ساتھ فیصلہ سنا رہے تھے معاً آپ کو اپنی ابتدائی حالت یاد آگئی کہ کس طرح حق تعالےٰ نے ایک معمولی چرواہےعہ کی حیثیت سے آپ کو خلافت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز فرمایا تاکہ خلق خدا کی صلاح و فلاح میں مشغول رہیں، جس وقت ان دو کی آمد کا دیوار پھاند کر باوجودیکہ دربان موجود رہتے تصور بندھا آپ احکم الحاکمین کے ہیبت وجلال سے مرعوب ہو گئے اور سمجھے کہ یہ قضیہ توجہ الی اللہ کے لئے تازیانہ ہے اس لیے خضوع وخشوع کے ساتھ سجدے میں گر پڑے۔

فاستغفر ربہ وخر راکعا و اناب پھر اس نے اپنے رب سے مغفرت مانگی
فغفرنا لہ ذالک ط ان لہ عندنا اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع ہوا آخر
لزلفی وحسن ماٰب ط (ص ۲) ہم نے اس کا یہ قصور معاف کرا اور بیشک
ہمارے پاس اس کا نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (سورہ ص)

حضرت داؤد کی حکومت وسیع ہو گئی تھی اب پھر بتدریج وحی زبور نازل ہوئی، اپنی حکومت کے چالیس سال بعد حضرت سلیمان کو ولی عہد بنایا اور بیت المقدس بنانے

عہ صموئیل اول ۱۷ ۔ ۱۵-۲۰ ۔ م ۲

Marfat.com

کی وصیت کر کے انتقال کر گئے اور بیت اللحم میں دفن ہوئے حضرت سلیمان اپنے والد حضرت داؤد کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوئے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ (النمل)

اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور کہنے لگے اے صاحبو ہم کو پرندوں کا علم ملا ہے اور ہر چیز میں سے ہم کو عنایت ہوا ہے یہ بیشک بڑی فضیلت ہے۔

اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال کی تھی تمام مشہور حکومتیں فلسطین، عمون، کنعان موآب، ادوم وغیرہ زیر نگیں تھیں آپ کے عہد میں تجارت کو بڑا فروغ تھا بڑے بڑے کارخانے تھے اردن کے میدان میں سکوت اور صاروانا کے درمیان وہ مقام ہے جہاں تانبہ پگھلایا جاتا ہے

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (السبا۲)

اور بہا دیا ہم نے اس کے واسطے چشمہ پگھلتے ہوئے تانبہ کا۔ (السبا۲)

حضرت سلیمان نے اپنی مملکت کا دورہ فرمایا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

یہاں تک کہ جب وہ وادی نمل میں پہنچے تو نملہ نے کہا اے (قوم) نمل اپنے مسکنوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تم کو نادانستہ آزار پہنچا دیں (النمل۲)

منطق الطیر ایک علم ہے جس میں پرندوں کی بناوٹ اور عادت کا بیان ہوتا ہے اور یہ ایک حیوۃ الحیوان (یونانی ارنی تھولوجیا) کا علم ہے۔

تہذیب الاخلاق جلد سوم صفحہ ۱۶۵ عث اخبار الایام ۲۴ و سلاطین اول ۴۶

پھر ہُدہُد کی زبانی ملکہ سبا کا حال معلوم ہوا، آپ نے اس کو خط لکھا اور وہ مع تحفہ و تحائف کے حاضر خدمت ہوئی۔

اور تابعدار (ملکہ سبا) ہو گی اسکے بعد آپ ہی نے یروشلم میں مسجد الاقصیٰ کی تعمیر کی، یہ جگہ صابیوں کے مندر کی تھی جس پہ پھول بتیل چڑھتا تھا اور عہد موسوی میں (البتہ میں) یہودیوں کا خیمہ عبادت لکڑی کا تھا جس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی یہ مانند قبہ (۵۰×۵۰″ ۱۵ فٹ تھا) اس میں تابوت سکینہ (۴ ½ × ۲ × ۲ فٹ) جس میں صحائف و الواح، توریت و مرتبان، من و عصا و غیرہ رکھے ہوئے تھے، جب یہودیوں کے قبضہ میں ارض مقدس آیا تو صابیوں کے مندر پر قبہ مذکور نصب کیا گیا۔ ۹۸۵ھ ق م میں حضرت سلیمان نے قبہ پر مسجد الاقصیٰ تعمیر کی۔ جو چاندی سونے کے ستونوں سے آراستہ تھی بعد وفات سلیمانؑ کے ۹۷۶ھ ق م اسباط یہودا میں دو جداگانہ حکومتیں یہودا اور بنی اسرائیل قائم ہوئیں، دس اسباط کا بادشاہ یربعام تھا جس کا صدر مقام سماریہ تھا، جہاں خداوند یہودا کی عبادت کے ساتھ گائے پرستی ہوتی تھی دو اسباط یہودا بن یامین کا بادشاہ رحبعام بن سلیمانؑ تھا یربعام کی وجہ سے یہود کی حالت تباہ ہونے لگی بادشاہ مصر سیس نے بیت المقدس پر حملہ کیا

Marfat.com

اور شہر لوٹ لیا جس کے بعد سے یہود کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہو گئیں۔ اور ۹۳۵ ق م میں خانہ جنگیاں ہوتی رہیں سنہ ۵۸۶ ق م میں بادشاہ بابل بخت نصر یروشلم (بیت المقدس) پر حملہ آور ہوا، شہر کے ساتھ مسجد الاقصیٰ کو بھی مسمار کر ڈالا تمام تبرکات مع جواہر لوٹ لے گیا[1]۔ اور جو یہودی قتل سے بچے تھے ان کو بھی ہمراہ لیتا گیا، ان میں حضرت ذالکفلؑ اور حضرت عزیرؑ بھی گرفتار ہو گئے تھے سنہ ۵۳۴ ق م میں ایران سے شاہ خورس (کیخسرو کیانی) بابل پر فتحیاب ہوا اور یہودی آزاد ہوئے، حضرت عزیرؑ کنعان واپس آئے اور توریت مقدس کے سلسلہ اول کی تاریخی کتب کو از سر نو مرتب کیا اور خورس نے مسجد الاقصیٰ کی دوبارہ تعمیر کرائی جو شاہ دارا کے عہد میں تکمیل کو پہونچی۔ دارا پر سکندر کا ایسا حملہ ہوا کہ یہاں سے ایرانی اقتدار ہی اٹھ گیا سنہ ۱۶۸ ق م میں انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انیٹوخیس نے یہود کی قومیت و مذہب کو مٹانے کے لئے بیت المقدس کو یونانی دیوتا زئس کا مرکز بنایا صحائف جلائے اس کے تھوڑے عرصہ بعد یہودا مقابی کی کوشش سے شاہ انطاکیہ کا اقتدار جاتا رہا۔ یہودا کے بعد رومی اقتدار ارض مقدس پر شروع ہوا۔ بادشاہ روم ہیرو ڈوٹس کے زمانہ میں بیت اللحم (یروشلم سے چار میل) میں حضرت مریم بتول کے پیٹ سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے آپ کو ہمراہ لے کر دمشق اور صالحہ کے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جسے جبل قاسیون کہتے ہیں۔

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) اور اس کی ماں (مریمؑ) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان کو ایک ٹیلہ پر جگہ دی جو ٹھہرنے کے لائق اور وہاں کا پانی صاف تھا۔

(المومنون ۳)

ع۱ ابی الفدا

وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین (المومنون)

جبل قاسیون میں غار ہے۔ ربوۃ .. ..

ذات قرار ومعین (سورہ ۲۳ آیت ۵۲) یہیں مریمؑ پناہ گزین ہوئیں۔ بارہ سال کے حضرت عیسیٰ ہوئے تو ایلیا میں آئے ۳۰ برس کی عمر میں یردن ندی یروشلم سے اٹھارہ میل ہے اس پر حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا سے اصطباغ لیا، تین برس تک عیسویت کی تبلیغ کی، حواریین، شمعون، پطرس، اندراوس، یعقوب ابن زبدی، یحییٰ فیلبس، برتوماوس، توما، متی، العشا، یعقوب ابن علفا، لباتداوس، شمعون الثانی، یہودا الاسخریوطی، اسی حواری نے ۳۰ درہم لے کر فلاطس قبطی سپہ سالار قیصر روم کے آدمیوں کے ہاتھ جناب عیسیٰ کو گرفتار کرا دیا، اس نے آپ کو صلیب دی، مگر آپ نہ مصلوب ہوئے اور نہ مقتول، اللہ نے رفعت عطا کی آپ کے صعود کے ۷۰ سال بعد سنہ ۷۰ء میں ٹائٹس رومی نے یروشلم کو فتح کر کے مسجد الاقصیٰ کو مسمار کیا اور اس پر ہل چلوا دئے، اور لاکھوں یہودی قتل کئے ہزارہا کو جلا وطن کیا سنہ ۱۳۴ء میں قیصر ہیڈرین کے زمانہ میں یہود نے پھر متفقہ طاقت سے مقابلہ کیا، پانچ لاکھ کھیت رہے، اور ایسی شکست کھائی کہ پھر نہ ابھرے، روم کا بادشاہ قسطنطین اعظم ۳۱۲ء میں عیسائی ہو گیا اور اس نے عقیدہ تثلیث کی اشاعت کی سنہ ۳۹۵ء میں روم کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی سنہ ۶۱۴ء میں خسرو دوم ایرانی ارض مقدس پر قابض ہو گیا جس سے عیسائی اور ان کے بھائی قریش دلگیر ہوئے، خدا نے اپنے کلام پاک میں کہا ——— الم ۞ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم۔ الم رومی قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے۔

عہ۔ عجائب الاسفار جلد اول ص ۱۴۵

مِن بعدِ غلبہم سیغلبون فی بضعِ سنین[1] (روم)

اس ارشاد کے بعد ۶۲۴ء میں ایرانی بساط الٹ گئی[2] قیصر ہرقل نے شام اور
ایشیائے کوچک میں از سر نو اپنا اقتدار بحال کیا، مگر اسلام کے مقابلہ نے رومی حکومت
کا خاتمہ ہی کر دیا۔

---

[1] وہ مغلوبی کے بعد عنقریب چند سالوں کے اندر غلبہ پائیں گے

(نوٹ) ۶۱۰ء سے ۶۲۵ء تک مجوسیوں اور عیسائیوں میں زور آزمائیاں ہوئیں اس لپیٹ
نے غسانیوں کو بھی لے لیا خسرو پرویز ایرانی کا تسلط دامن فرات سے وادی نیل اور ساحل
باسفورس تک تھا رومی شکست کھا چکے تھے جس کا اثر غسانیوں پر بھی پڑا عرب اس واقعہ
سے دلگیر ہوئے رسول اللہ نے لسان قرآن سے پیش گوئی کی دفعتاً ہوا کا رخ بدل گیا ۶۱۶ء
سے ۶۲۴ء تک مجوسیوں نے اپنا علاقہ واپس لے لیا ۶۲۹ء میں آنحضرت صلعم نے
دعوت ہرقل اور جبلہ غسانی کے دربار میں بھیجی مگر سعادت قبول نہ کی، مدینہ پر حملہ کرنے کی
طیاری کی حضور صلعم ۸ھ ۶۳۰ء مقام موتہ پہنچے ہر دو فوجوں میں تصادم ہوا۔
آپ مدینہ لوٹ آئے ۹ھ میں ہرقل کے حملہ کی خبر لگی ۳۰ ہزار صحابہ کو لے کر تبوک کے
مقام پر پہنچے رومی مقابلہ پر نہ آئے ۱۱ھ میں رسالہ کو آپ بھیج رہے تھے کہ حضور صلعم
کا وصال ہو گیا عہد فاروق اعظم میں روم کا ملک زیر نگیں آگیا (ارض القرآن ج ۲ ص ۹۴-۹۵)

آیۃ وآوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین (المومنون)

ربوۃ ذات قرار ومعین۔ دمشق اور صالحہ کے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جس کو جبل قاسیون کہتے ہیں اسی جبل پر ایک گاؤں ہے جس میں ایک غار ہے جس کے وسط میں ایک حجرہ بنا ہوا ہے جو ذات قرار ومعین سے تعبیر کیا گیا ہے، یہیں جناب مسیح کو لے کر مریم بتول نے پناہ لی تھی (دلگداز نمبر ۴ جلد ۴)

وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ وآوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین — اور بنایا ہم نے مریم کا بیٹا اور اس کی ماں ایک نشانی اور ان کو ٹھکانہ دیا ایک ٹیلہ پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی صاف تھا (المومنون)

۷۲۵ھ کے بعد ابن بطوطہ نے اس پہاڑ کی زیارت کی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ پہاڑی حضرت عیسیٰ اور آپ کی والدہ کے رہنے کا مقام تھی اس مقام سے زیادہ خوش منظر اور قابل سیر دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ؎

؎ عجائب الاسفار جلد اول صفحہ ۵۴۱

Marfat.com

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

قرآن کے مشہور مفسر حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ تین اور زیتون، دو پہاڑیوں کا نام ہے اور سورہ التین میں انہیں پہاڑیوں کی خدا نے قسم کھائی ہے [۱]۔

تین و زیتون سے شام و دمشق کی دو پہاڑیاں [۲] مراد ہیں جو آج بھی طور سینا اور طور زیتا کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی بنی اسرائیل میں خاص عظمت تھی علامہ یاقوت حموی کے مشہور ترین جغرافیہ میں ان پہاڑیوں کا نام تین و زیتون ہی مذکور ہے [۳]۔

جبل زیتون شہر قدس کے مشرق میں واقع ہے اس پہاڑ پر حضرت عیسیٰ نے وعظ [۴] فرمایا تھا اس پر سے بحر میت اور وادی اردن اور اریحا کے منظر صاف نظر آتے ہیں۔ اس پہاڑی کے دامن میں حضرت مریم علیہا السلام کا روضہ ہے اور حضرت ذکریا اور حضرت داؤد کے بڑے بیٹے سلوم کے مزارات ہیں۔

---

[۱] کلمات مرتبہ علامہ عبداللہ العمادی صفحہ ۹ [۲] عن ابن عبد الاعلیٰ عن ابن ثور عن معمر عن قتادہ [۳] معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ [۴] جغرافیہ بائبل پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

Marfat.com

رؤس الشیاطین

انا جعلناها فتنة للظالمین انها شجرة تخرج فی اصل الجحیم طلعها کانه رؤس الشیاطین [1]

ہم نے اس کو (زقوم کو) ظالموں کے واسطے فتنہ بنایا ہے وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ سے پیدا ہوگا اس کے خوشے شیطانوں کے سروں کے مانند ہیں (سورہ صافات)

حجاز کے ایک پہاڑ کا نام رؤس الشیاطین ہے اس پہاڑ میں بہت سے نشیب و فراز ہیں اور نہایت ہی بد ہیئت ہے۔ مشکل القرآن میں علامہ ابن قتیبہ نے بھی یہی تشریح کی ہے[2]۔ رؤس الشیاطین عربی میں ایک درخت کا نام بھی ہے جو حد درجہ بدصورت ہوا کرتا ہے[3] اس آیت میں خدا نے بتایا ہے کہ زقوم من جملہ عذاب ہائے آخرت کے ایک قسم کا عذاب ہے اور چونکہ یہ امر مسلّم ہے کہ دوزخ کے تمام عذاب ان چیزوں کی تمثیل میں بیان کئے جاتے ہیں جو دنیا میں تکلیف دہ پائی جاتی ہیں اس سے یہاں بھی استعارہ کا رنگ ہے زقوم کے خوشے کی شیطان کے سر جیسے ہونے کی تاویل قابل تسلیم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زقوم ایسا درخت ہے کہ اس کے خوشے درخت رؤس الشیاطین جیسے بدقوارہ ہوں گے[4]۔

---

[1] معجم البلدان جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ ، [2] کتاب الصناعتین صفحہ ۳۰۶ [3] محکمات صفحہ ۹۰ از علامہ عبداللہ العمادی۔

Marfat.com

رقیم

اصحاب کہف والرقیم

رقیما مدیانی بادشاہ رقیم کے نام سے آباد ہے[1] عرب اس کو رقیم اور یونانی پیٹرا (البطرا) اور عبرانی میں صلع کہتے ہیں یہ شہر قدیم ادومی بنو ساری یعنی حضرت ایوب کی قوم کا دارالسلطنت اور کوہ شعیر کی وادی موسیٰ میں واقع تھا اس کے متصل کوہ حور ہے یہ بحر قلزم اور بحر میت کے بیچوں بیچ ہے اور چاروں طرف بلند چٹانیں ہیں اور چشمے بھی ہیں، یہ کوہ بحر کی لمبائی میں سطح سے ۹۰ میل عقبہ ہے
کوہ حور کو عرب جبل ہارون کہتے ہیں۔

رقیم میں بڑی عالیشان عمارات تعمیر تھیں یہاں کے لوگ بڑے دبدبہ کے ساتھ حکومت کرتے تھے۔

ابتدائی تاریخ اس سلطنت کی سنہ [illegible] ق م سے شروع ہوتی ہے یہاں کے فرمانرواؤں میں سے مشہور شخص حارث ہے جو پچاس ہزار سپاہ کے ساتھ رقیم سے نکلا اور یہودیوں کو ایسی شکست دی کہ وہ یروشلم میں قلعہ بند ہو گئے رومیوں کے تغلب سے حارث پیچھے ہٹا[2] غرض کے یہاں کے لوگ بڑے دبدبہ سے حکومت کرتے تھے سکندر کے جانشین انٹیگونس نے دو مرتبہ ان پر حملہ کیا پھر قیصر تراجن سنہ ۱۰۶ ق م

---

[1] بقول ایک مؤرخ معاصر قیصر آگسٹس رقیم کے نام سے یہ آباد ہے، تاریخ الیہود کتاب ۴ فصل ۷ یوسیفس بحوالہ ارض القرآن جلد دوم ص ۶۸

کے عہد میں یہ رومیوں کے عمل میں آیا۔ حکومت انباط اس کے پردہ میں پنہاں ہوگئی۔ رقیم
کا آخری بادشاہ حارث رابع تھا جو معاصر حضرت یحییٰ علیہ السلام تھا اسی نے یہودی
بادشاہ ہیرڈوڈس قاتل حضرت یحییٰ پر فوج کشی کی تھی انہوں نے دارالحکومت قرار
دیا۔ دور عیسوی میں ۵۰۰، ۹۰۰ء فلسطین کے تیسرے حصہ کا صدر اسقف یہیں رہا کرتا
تھا پچھلا اسقف ستھوینوس جو ۵۳۶ء کو یروشلم کی مجلس کنیس میں یہیں سے حاضر ہوا تھا۔

قبل قرآن کے شعرائے عرب رقیم و کہف سے واقف تھے۔

امیہ بن ابی الصلت کہتا ہے۔

ولیس بھا الا الرقیم مجاورا   وصدیقهم والقوم فی الکہف ھمد

عہد اسلام میں علامہ ابو عبداللہ المقدسی البشاری المتوفی ۳۷۵ھ نے اس
وادی کی زیارت کی۔ تحریر کرتے ہیں۔

الرقیم قریۃ علی فرسخ من عمان   رقیم صحرا کے کنارے ایک گاؤں ہے جو
علی تخوم البادیۃ ع ۱   عمان سے ایک فرسنگ کی مسافت پر واقع ہے

علامہ اصطخری المتوفی ۳۴۰ھ نے اس کو دیکھا وہ لکھتے ہیں۔ رقیم بلقا کے
قریب ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کے مکانات اور دیواریں پتھر سے تراشی ہوئی
ہیں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک پتھر کی ڈھال ہے [1]

علامہ یاقوت حموی المتوفی ۶۲۶ھ تحریر فرماتے ہیں۔

بلقا کے قریب شام کے اطراف میں ایک موضع ہے جس کو رقیم کہتے ہیں
بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اصحاب کہف اسی میں ہیں [2]

---

[1] احسن التقاسیم ص ۱۷۵ [2] معجم البلدان مصری جلد ۴ ص ۲۷۱ از تاریخ قدیم [2] اصحاب کہف
مکسلمینا طرطونس دبنولس۔ قالوس شاذنوس کسوطونس یمنی قطمیر (کتا)

یہیں ایک بادشاہ ۳۰۵ء میں تھا جس کا نام دقیانوس تھا جس کے عہد میں اصحاب کہف نے شہر رقیم کے غار میں پناہ لی تھی [1] دو سو برس بعد شاہ تھوڈوسس کے زمانہ ۵۰۲ء میں دوبارہ اصحاب کہف زندہ ہوئے تھے۔

یہ ملک اور حکومت تباہ ہو گئی، کھنڈرات کی شکل میں موجود ہے ۱۸۱۲ء میں برکھارڈ سیاح نے اس وادی کو دیکھا اور اپنے سفرنامے میں حالات تحریر کئے، مسٹر ایم لیون دی نہوردی ۱۸۲۰ء میں رقیم گیا تھا، قدیم عمارات میں سے ایک عمارت کا حصہ باقی ہے [2]۔

---

[1] تاریخ عرب قدیم ص ۵۷، [2] عمارات المعروف حصہ دوم ص ۱۰۳ مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۰ء۔

Marfat.com

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ (السبا)

سبا یمن کا ایک حصہ ہے سنہ ۱۲۰۰ ق م میں سبا عظیم الشان حکومت تھی جو
سنہ ۱۱۵ ق م تک رہی بانی عبد الشمس ملقب بہ سبا تھا جس کا بیٹا حمیر تھا[1]
سنہ ۲۰۰۰ ق م میں یمن کا حکمراں شداد بن عاد ثانی تھا اس کے بعد اس کے بھائی حضرت
لقمان اور ذو شد جانشین ہوئے۔ بعد کو حارث الرائش جس نے سبا اور حضرموت کی
حکومتوں کو ایک کیا جس سے تبع اول ملقب ہوا۔ تبع اور حمیر میں ایک ہزار سال کا فصل
ہے۔ ان تبابعہ یمن میں صعبہ ذو القرنین بادشاہ مشہور ہیں[1]

وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ۔ اور سوال کرتے ہیں وہ آپ سے ذی
القرنین کے بارے میں۔

ذو القرنین کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع تھا، قوم یاجوج و ماجوج کی وجہ سے بحر خضر کے
کنارے پر جبل طے کے درّے کو بند کیا۔ محمد بن موسیٰ منجم خوارزمی نے و علامہ

---

[1]

ذی القرنین

ذی القرنین کے متعلق اختلاف ہے بعض سکندر مقدونی کو ذی القرنین قرار دیتے ہیں،
بعض سائرس کو بعض محققین اس کو حمیری بادشاہ قرار دیتے ہیں، اس کے حمیری بادشاہ
ہونے کے متعلق محققین کا اتفاق ہے، ملاحظہ ہو حمزہ اصفہانی صفحہ ۸۴ آثار الباقیہ
البیرونی ص ۳۶ تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۵۲۴ شمس العلوم للحمیری صفحہ ۱۲ - ۱۳ علامہ
عبد اللہ العمادی نے "عرب قدیم" میں اس شخصیت پر بحث کی ہے راقم سطور نے معلومات قرآن
میں تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ (مطبوعہ دفتر "پیشوا" دہلی)

Marfat.com

سلام متوفی سنہ ۲۸۰ء نے عہد واثق باللہ عباسی میں یہ دیوار دیکھی تھی اور مراصد الاطلاع میں اس کا مفصل ذکر ہے) صعب ذوالقرنین کے بعد ذی سدد ذوالاذعار وغیرہ ہوئے ۲۶ تنابعہ نے قوم تبع میں سے سترہ سو سال حکومت کی عله

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ

ملکہ سبا بھی اسی خاندان کی تھی اس کے بعد سبا کے مشاہیر بادشاہ تبع امرین بن یہعلی ینوف مکارب سبا یہعلی ینوف بن امر علی مکارب سبا تھے ان کے قلمرو میں زراعت کے لئے سد (عرم) یعنی بند پانی کے کثرت سے تھے سبا کا صدر مقام مارب تھا جو صنعاء کے جنوب و مشرق میں ہے سنہ ق م میں تبع امرین یہعلی ینوف مکارب سبا نے شہر مارب کے جنوب میں دائیں بائیں دو پہاڑیاں بلق کے نام سے ہیں بیچ میں وادی اذینہ ہے اس میں دیوار تعمیر کی جو مختلف بادشاہوں کے زمانہ میں تکمیل کو پہونچی عله - یہ بند (عرم) ایک سو پچاس فٹ طویل پچاس فٹ عریض ہے اس پر مذکورہ بانیان کے نام خط مسند میں تحریر ہیں سنہ ۳۰۳ھ میں علامہ ہمدانی نے بند کو دیکھا اور سنہ ۱۸۳۴ء کے فرنچ ایشیاٹک سوسائٹی کے رسالہ میں شائع کیا سنہ ۱۸۸۸ء میں گلاذر مارب گیا اور سد کے کتبہ کی نقل لی۔ اور کچھ کتبہ لایا، جو برلن کے عجائب خانہ میں محفوظ ہیں، اس بند کے نظام آب رسانی سے چپ و راست و دائیں جانب اس ریگستانی و شور ملک کے اندر تین سو میل مربع میں سیکڑوں کوس تک بہشت زار تیار ہو گئی تھی جس کو قرآن نے جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ سے خبر دی ہے

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ سبا (کے لوگوں) کے لئے ان کے

عله تاریخ عرب قدیم، عبداللہ العمادی

Marfat.com

جنتان عن یمین وشمال کلوا من رزق ربکم واشکروا له بلدة طیبة ورب غفور فاعرضوا فارسلنا علیهم سیل العرم وبدلنهم بجنتیهم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشیء من سدر قلیل (السبا)

(اپنے ہی) گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک (بڑی) نشانی (موجود) تھی (سرزمین کیا تھی کہ بیچ میں سے گزرنے والے کے لیے داہنی ہاتھ اور بائیں ہاتھ دو باغ تھے) اپنے پروردگار کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور اس کا شکر کرو (دنیا میں یہ کیا) عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ) بخشنے والا پروردگار ہے انہوں نے (اللہ کا) حکم ماننے سے منہ پھیرا تو ہم نے بند توڑ کر زور کا سیلاب ان پر چھوڑ دیا اور ان دو باغوں کو بدل کر دو باغ ایسے کر دیئے جن میں بدمزہ میوے اور جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے (السبا)

سبا پر اس بند کے ٹوٹنے کا بڑا گہرا اثر پڑا۔ اس سیل العرم سے تاریخ تبابعہ کی بدلی کی ملک تباہ ہو گیا۔ باشندے منتشر ہو گئے انہیں میں سے حیرہ کی حکومت کے بانی ہوئے ملوک سبا کے بعد شاہان حمیر کا دور ہوا حمیر کی حکومت سنہ ۱۱۵ ق م سے شروع ہوئی یمن پایہ تخت تھا۔ اس سیل عرم سے جو نقصان ہوا تھا ۳۰۶ء میں ابوکرب نے تلافی کی۔ ایران پر حملہ آور ہو کر مال غنیمت لے آیا حجاز کو بھی فتح کیا۔ یہودی مذہب کا پابند ہو کر اس کی اشاعت کرنا چاہی ۵۲۵ء

عله مروج الذہب مسعودی برحاشیہ مقری ج ۲ ص ۷۷، وسنی الملوک الارض حمزہ اصفہانی ص ۷۷، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۱۲، روض الانف ص ۱۵، معجم ج ۲ ص ۱۵۷، تاریخ ادب العرب نکلسن ص ۱۵۔

Marfat.com

میں یمن کا بادشاہ ذونواس یہودی تھا جس نے عیسویت کو بالکل مٹانا چاہا نجران جو مرکز عیسویت تھا اس پر حملہ آور ہوا اور قتل عام کر ڈالا جو بچ رہے مستطیل گڑھے کھدوا کر آگ اس میں سلگائی اور اس میں دو ہزار عیسائی جھونک دیئے یہ جھونکنے والے اصحاب الاخدود کہلائے۔ جسٹینس اول کو اس واقعہ کی خبر لگی اس نے بادشاہ حبش نجاشی کو آمادہ انتقام کیا۔ اس کا سپہ سالار ابرہۃ الاشرم معہ ستر ہزار فوج کے یمن پر فتحیاب ہوا۔ ذونواس سمندر میں ڈوب مرا اس کا جانشین علی ذوالیزن یہ آخری حمیری بادشاہ تھا اس کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ اور خود بادشاہ نجاشی کے نام سے حکومت کرنے لگا۔ اس نے صنعا میں ایک کلیسا تعمیر کیا کہ اہل عرب کا کعبہ کی بجائے مرجع ہو۔ مگر ایک بدو نے کلیسا میں رفع حاجت کی جس پر ابرہہ چالیس ہزار فوج معہ فیل سوار اصحاب الفیل ۵۷۰ء میں کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے حملہ آور ہوا۔ اس وقت کعبہ کے مجاور عبدالمطلب تھے۔ قہر الٰہی سے اصحاب الفیل تباہ ہو کر بھاگے اس کے بعد یمن پر ایران کا تسلط ہوا ۹ھ میں آخری ایرانی گورنر مسلمان ہو گیا۔ اور یمن زیر نگین اسلام آیا۔

Marfat.com

وادِ النّمل

حَتّٰی اِذَا اَتَوا عَلٰی وَادِ النَّمل (النمل)

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی مملکت کے دورے کو نکلے تو مع فوج وغیرہ اپنے علاقوں میں پھرتے ہوئے وادالنمل سے گذرے، قرآن میں ہے: یہاں تک کہ جب وادالنمل میں پہونچے تو نملہ نے کہا اے (قوم) نمل اپنے مسکنوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تم کو نادانستہ آزار پہونچا دیں :- النمل رکوع ۲-۳

مصر کے علاقہ میں طاونمل ایک گاؤں ہے یونانی لوگ پرانی کتب میں قوم نمل کا حال لکھتے ہیں اسطرابو الیونانی جو سن عیسوی سے ۶۰ برس پیشتر پیدا ہوا تھا اس نے اپنے جغرافیہ میں مری گاؤں (نمل) کا ذکر کیا ہے۔ طاونمل سے مصر جاتے ہوئے ہارون الرشید عباسی بھی گذرا ہے، مقریزی نے اس کا مفصل حال لکھا ہے (اقوام المسالک فی احوال الممالک، صفحہ ۶۲) (تہذیب الاخلاق حصہ سوم صفحہ ۱۷۰

اصحاب الرس

اس دیار میں جو لوگ آباد تھے وہ کھیتوں اور باغوں کی آب پاشی چاہات سے کرتے تھے یہ لوگ اصحاب الرس کے نام سے مشہور تھے کہا جاتا ہے یہ بھی بنو اسمٰعیل تھے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ — ان سے پہلے نوح کی قوم اصحاب الرس

وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ — اور ثمود نے جھٹلایا۔

امام طبری نے اصحاب الرس کے لئے لکھا ہے کہ رس کنوئیں کو کہتے ہیں۔ ایک امت نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں ڈال دیا تھا اس لئے اس کو اصحاب الرس کہتے تھے

مورخ مسعودی بالتفصیل راسئے لکھتا ہے اصحاب الرس حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے دو قبیلے تھے ایک کا نام قدمان تھا اور دوسرے کا یامین اور کہا گیا ہے کہ رعویل تھا اور یمن میں تھے۔ [1]

---

[1] مروج الذہب (بحوالہ ارض القرآن جلد دوم ص ۶۲

Marfat.com

اَتَدْعُونَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ط (والصّٰفّٰت)

بعلبک دمشق سے ۱۲ فرسخ پر ہے یہ اشوری قوم کا مسکن تھا یہاں بعل کی پرستش ہوتی تھی، بعل کا مندر عظیم الشان تھا اس کے علاوہ مشتری، بعکیش، وینس کے مندر بھی تھے بابل کے بعد اہل حنطہ کو بھی تمدنی زندگی نصیب ہوئی تھی، یہاں کی اصلاح کے لیے حضرت الیاسؑ مبعوث ہوئے اور آپ کی دعا سے آپ کے شاگرد حضرت الیسع بن شولیات کو نبوت عطا ہوئی۔ اس کے بعد اس پر رومیوں کا تسلط ہوا انہوں نے پہلی صدی عیسوی میں بعض مندر تعمیر کیے جب نصرانیوں نے بعلبک فتح کیا تو اشوری مندروں کو مسمار کر کے اپنی مذہبی عبادت گاہیں بنانے لگے سنہ ء بک عیسویۃ کا دور دورہ رہا شباب سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ورود مسعود پر انقلاب عالم پیش آیا حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے عہد مبارک میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے سنہ ۱۴ھ میں دمشق فتح کیا، ایک سال بعد حمص و حماۃ شیراز وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے بعلبک پر متصرف ہو گئے۔ جب عربوں کے قبضہ میں یہ ملک آیا تو جواہ کے مندر کو قلعہ کی صورت میں بنا لیا گیا علامہ بلاذری نے بعل کے مندر کے عظیم الشان کھنڈرات کا حال تحریر کیا ہے طبری و یعقوبی بھی بعلبک کا اپنی تاریخوں میں ذکر کر گئے ہیں۔

ڈاکٹر تمیم اور پروفیسر لشٹین نے خود بعلبک کی سیاحت کی اور حالات شائع کیے رسالہ سائنٹفک سنہ ۱۹۱۳ء (امریکہ) میں مفصل تذکرہ شائع ہوا۔

Marfat.com

مکہ، اُمّ القریٰ یا بکہ ، مبارکا

بکہ و مکہ ہم معنی لفظ ہے جس کا مطلب جمع ہونے کا مقام ہے۔ یہ شہر دنیا کے قدیم شہروں میں سے ہے یہ پتھریلی اور بنجر وادی میں واقع ہے اس شہر کا طول شمالاً جنوباً دو میل کے قریب ہے اور عرض کوہ اجیاد کے دامن سے لے کر کوہ قعیقعان کی چوٹی تک ایک میل ہے اس طول و عرض کے مابین یہ شہر واقع ہے مکہ سطح سمندر سے ۳۳۰ میٹر بلند ہے خط استوا کے قریب ہونے کے باعث مکہ کو ناف دنیا بھی کہتے ہیں۔ مکہ کے قریب کوئی چشمہ نہیں صرف چاہ زمزم ہے[1] عہد ابراہیم میں چٹیل میدان تھا۔

ایک قافلہ بنی قحطان جو قوم عبیر (ہودؑ) کی نسل سے تھا ادھر سے گذرا، یہ لوگ زمانہ دراز سے عرب کے باشندے تھے اس لئے عرب عاربہ کہلاتے تھے بنی قحطان (عمالقہ) نے بہت سی وسیع اور قوی پرشوکت سلطنت قائم کیں یمن سے شام تک اور دجلہ سے نیل تک ان کی حکومتیں صدیوں تک رہیں، ذوالقرنین جیسا نامور اور مقدس بادشاہ اس قوم سے اٹھا۔[2] قافلہ بنی جرہم نے آب زمزم کی وجہ سے مکہ میں ڈیرے ڈال دیئے اور سردار قافلہ مضاض بن عمر جرہمی نے اپنی دختر سیدہ کی شادی حضرت اسمٰعیل سے کردی۔[3] بنی جرہم عرب کا قدیم حکمراں قبیلہ تھا اور مضاض اپنے علاقہ کا واحد فرمانروا تھا۔ سنہ ۲ ق م میں حضرت اسمٰعیل کی ۱۲ اولادیں ہوئیں عہ۔

بنایوط یا نابط (مورث سلاطین انباط جن کا صدر مقام حجر تھا جس کی وجہ سے اصحاب الحجر کہلائے) ادبیل، شا یا مشمع، دوما، قیدار (مورث قریش) دما، مشاس حدر، طیما، دبطور، نفیش، قیدمان (مورث اصحاب الرسؑ) ساکنین دیار رس

عہ۱ تاریخ مکہ عہ۲ تاریخ عرب قدیم صفحہ ۲۳ پروفیسر سعدیہ عہ۳ تاریخ طبری عہ ابی الفداء

عہ علامہ مسعودی کی رائے ہے قیدمان کی اولاد (اصحاب الرس) یمن میں رہتے تھے از مروج الذہب۔

Marfat.com

ان بھائیوں نے عرب کو آپس میں تقسیم کر لیا اور بہت جلد اس قدر پھیل گئے کہ مغرب کی طرف مصر جو ان کا ننھیال تھا جا ملے اور جنوب کی طرف ان کے خیمے یمن تک پہنچ گئے جہاں ان کے بھائی بنو قطورہ آباد تھے اور شمال کی طرف ان کی بستیاں شام سے جا ملیں، جہاں بنی عم (بنو اسحاق) آباد تھے ؎۱ بنو اسمٰعیل کا پیشہ تجارت رہا، زیادہ تر قبائل نے صحرائی معیشت اور خیموں کی زندگی پسند کی۔

بنو جرہم کے ہم خاندان (مختلف قبائل لیقطان) مختلف اوقات میں حجاز میں آ بسے تھے مثلاً بنو قضاعہ ان پہاڑی حصوں میں تھے جو یثرب کے شمال میں واقع ہوئے ہیں۔ بنو ازد نے سنہ ۳۰۰ء کے قریب بحرین اور عراق میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے بطن مرمنی میں ایک آبادی قائم کی تھی انہی بنو ازد کی ایک شاخ یعنی بنو خزاعہ سنہ ۲۰۷ء میں بنو جرہم کی جگہ کعبہ کے محافظ ہو گئے اور انہوں نے خانہ کعبہ کو ۳۶۰ بتوں یعنی عربستان کے کل اصنام کا مستقر ٹھہرایا تھا ؎۲ مشہور بت، لات و منات و عزیٰ تھے۔ ؎۳

؎۱ خطبات احمدیہ ؎۲۔ لات قوم شعیب کا بت تھا عربوں نے اس کی پوجا اسی قوم سے سیکھی، مورخ ہیرو ڈوٹس نے بھی لات کا ذکر کیا ہے اس کا بت ستارہ زہرہ کے مشابہ بنایا جاتا تھا ؎ سنہ ۸ھ میں حضرت مغیرہ نے توڑا ہے، عزیٰ کے متعلق ابن اسحاق الکندی جو عہد عباسیہ کا مشہور مترجم ہے کہتا ہے کہ حاران میں اس کا بڑا معبد بنا ہوا تھا وہاں سے اہل عرب اس کو لائے تھے خالد بن ولید نے سنہ ۸ھ میں اور حضرت سعید کے ہاتھ سے منات توڑے گئے۔

؎۳ التمدن اسلامی جلد ۱ ؎ مطالب القرآن از انتظام اللہ شہابی ص ۲۰۶

بنو جرہم و بنو اسمٰعیل (مستعربہ و مستعربہ) کی باہم رقابت نے زیادہ دلوں اتحاد قائم نہ رہنے دیا، بنو جرہم (القحطانی) یمن کے ملک صنعاء کو اور بنو اسمٰعیل مکہ کو عرب کی مرکزیت دینا چاہتے تھے پہلا اسمٰعیلیوں میں زیادہ دور دورہ ال انباط کا رہا باقی بھائیوں کی اولاد میں صاحب اقتدار اولاد قیدار (قریش) تھی ان انباط نے ۷۰۰ ق م میں ارض حجاز میں بڑی ترقی کی اور ان کی حکومت شمال میں دمشق تک، مغرب میں فلسطین تک اور جنوب میں وسط عرب تک پھیلی ہوئی تھی ان کا پہلا مرکزی مقام حجر تھا جو وادی القریٰ میں ثمود کا مرکز بھی رہ چکا تھا اسی کی وجہ سے یہ انباط اصحاب الحجر کے نام سے لسان قرآن میں یاد کئے گئے، کچھ عرصہ بعد حجر سے صدر مقام ہٹا کر رقیم پایہ تخت بنا تھا۔ رقیم (پیٹرا) تجارت عالم کا مرکز تھا اور وادی موسیٰ دنیا کی مشہور ترین شاہراہ تھی سنہ ۱۰۶ء میں رومی حکومت کے غلبہ نے سلطنت انباط کا خاتمہ کر دیا۔

قیدار کی اولاد خاص مکہ میں ہی آباد رہی اور اپنے باپ کی طرح اس مقدس مسجد خانہ کعبہ کے حقوق کو ہمیشہ پورا کیا جو اہل دنیا کے لئے توحید کی پہلی درسگاہ تھی، قیدار کی اولاد میں ۳۷ پشت کے بعد عدنان اولی نہایت اولوالعزم شخص گذرا ہے جس کے چھوٹے بھائی عک نے یمن میں سلطنت قائم کر لی تھی۔

عدنان کے بعد اس قوم پر بنو جرہم غالب آئے گو ان کے ماموں ہی تھے، مگر ان کی کافرانہ زندگی نے ان کو سنہ ۲۰۶ء میں مکہ سے نکلوا دیا تھا۔

سنہ ۲۰۶ء میں خزاعہ کو اپنے قومی رقیب قریش بنو قیدار سے مقابلہ کرنا پڑا۔

مورخ دیوسیوس ۶۰۰ء نے لکھا ہے کہ ملک حجاز سے عراق تک کا علاقہ اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں کے قبضہ میں ہے جس کے سبب سے اس حصہ کا نام نباطیہ پڑ گیا۔

Marfat.com

سنہ ۴۴۰ء میں قصی جو قریش کا شیخ تھا خانہ کعبہ پر قابض ہو گیا اور بنو خزاعہ بھاگ کر بطن مر چلے گئے قصی نے کل قبائل قریش کو اپنے پاس جمع کر لیا اور اس کی کوششوں سے مکہ ایک با رونق شہر بن گیا اور حکومت چند منتخب اشخاص کے ہاتھ میں ہو گئی اور کعبہ کی خدمات قریش کے مختلف خاندانوں میں تقسیم ہو گئی۔ انہیں دو بڑے خدمتیں رفادہ اور سقایہ یعنی (مسافران حجاج کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا) پہلے بنو ہاشم بن عبد مناف اور ان کے بعد مطلب اور مطلب کے بعد عبد المطلب (جنہوں نے سنہ ۵۴۰ء میں چاہ زمزم کی از سر نو تعمیر کی) آنحضرت صلعم کے دادا کو ملیں ۱؎۔

کعبہ

کعبہ کو عہد قریش میں چند مرتبہ بنانے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ جناب رسول اللہ کے ابتدائی عہد میں کعبہ کی درستگی کی گئی۔ آپ بھی اس کی درستگی میں شریک تھے حجر اسود آپ نے اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ جب دور خلافت راشدہ آیا عہد حضرت عمرؓ میں تعمیر ہوا اور جب بنی امیہ صاحب اقتدار ہوئے اور یزید کے زمانہ میں اس کے حکم سے مکہ پر فوج کشی ہوئی اور اس حملہ میں صدمات پتھر سے خانہ کعبہ کا بیشتر حصہ جل گیا جس کی تعمیر عبد اللہ ابن زبیرؓ نے کی۔ مگر حجاج ابن یوسف نے عبد الملک بن مروان کے وقت میں عبد اللہ ابن زبیرؓ کی عمارت کو منہدم کر ڈالا اور از سر نو اس کو اس طرح پر بنا دیا جیسا کہ قریش کے زمانہ میں تھا اور اب جو عمارت موجود ہے وہ یہی ہے مگر اس کے گرد کی عمارت بھی حرم کعبہ کہلاتی ہے اس کو سنہ ۹۷۵ھ میں سلطان سلیم ثانی نے تعمیر کرنا شروع کیا تکمیل سلطان مراد خان کے عہد میں ہوئی وہی آج موجود ہے ۲؎

۱؎ معلومات قرآن ص۴۰ مقدمہ ابن خلدون۔ ۲؎ خلافت عثمانیہ از انتظام اللہ

Marfat.com

مسجد الحرام

مسجد کا طول و عرض مسجد حرام کعبہ مکرمہ کے درمیان میں ہے شمال میں باب الزیادۃ کی طرف اس کا طول ۱۶۴ میٹر مشرق میں باب السلام کی ۱۰۸ میٹر، جنوب میں باب الصفا کی طرف ۱۶۶ میٹر مغرب میں باب ابراہیم کی طرف ۱۰۹ میٹر ہے اندرونی حصہ ۹۰۲ء۱ میٹر مربع ہے اس کے اندر چاروں طرف بلند مسقف عمارت ۳۱۱ ستونوں پر بنی ہوئی ہے جن پر گنبد بھی قائم کئے گئے ہیں۔ درمیانی حصہ کھلا ہوا ہے۔

دروازے مشرق کی طرف پانچ دروازے (۱) باب السلام (۲) باب قاتیبای (۳) باب النبی، جس کو پہلے زمانہ میں باب الجنائز کہتے تھے (۴) باب العباس (۵) باب علی، جس کو پہلے باب بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔

جنوب میں سات دروازے ہیں (۱) باب البشائر، جو پہلے باب بازان کہا جاتا تھا (۲) باب البغلہ (۳) باب الصفا (۴) باب الرحمۃ (۵) باب اجیاد، جس کا پہلا نام باب المجاہدیہ تھا (۶) باب التکیہ، جو پہلے مدرسۃ الشریف عجلان کے زمانہ سے مشہور تھا (۷) باب الحمیدیہ، جس کا پہلا نام باب ام ہانی تھا۔

مغرب کی طرف چار دروازے ہیں (۱) باب الوداع، جس کو پہلے باب المزورہ کہتے تھے (۲) باب ابراہیم (۳) باب الداودیہ (۴) باب العمرۃ۔

شمال کی طرف آٹھ دروازے ہیں (۱) باب العتیق، جسے باب عمرو بن العاص بھی کہتے ہیں (۲) باب الزیامیہ (۳) باب الباسطیہ، پہلے اس کا نام باب العجلہ تھا

Marfat.com

(۴) باب القطبی (۵) باب الزیادۃ، اسے باب الولیقہ بھی کہتے ہیں (۶) باب المحکمہ (۷) باب السلیمانیہ (۸) باب المدرسیہ۔

مینار مسجد مسجد اطہر میں اذان کے سات مینار ہیں (۱) مئذنۃ باب السلام (۲) مئذنۃ باب الحکمۃ (۳) مئذنۃ باب الزیادہ (۴) مئذنۃ باب العمرۃ (۵) مئذنۃ باب الوداع (۶) مئذنۃ باب علی (۷) مئذنۃ باب قایت بای۔

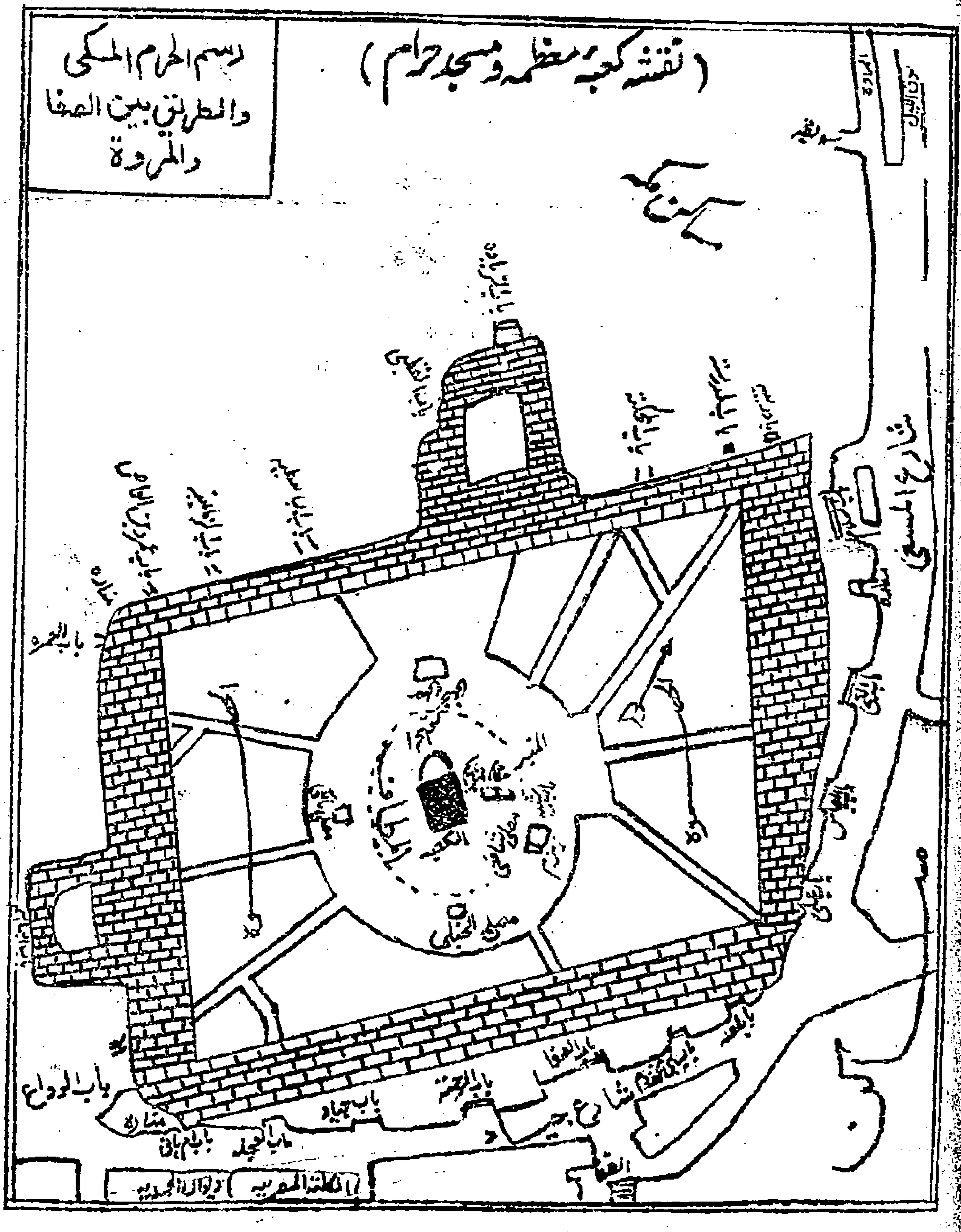

Marfat.com

کعبہ معظمہ مسجد حرام کے وسط میں ایک بڑے حجرے کی شکل پر بنا ہوا ہے تقریباً مربع ہے اور زمین سے ۱۵ میٹر اونچا ہے مشرقی دیوار میں دروازہ ہے، جو زمین سے دو میٹر بلند ہے دیواروں کے زیریں حصہ پر مضبوط پشتہ ہے کعبہ معظمہ کے چار کونوں کے نام (۱) شمال میں رکن عراقی (۲) مغرب میں رکن شامی (۳) جنوب میں رکن یمانی (۴) مشرق میں رکن اسود، مشرقی کونہ میں حجر اسود لگا ہوا ہے یہ بیضوی شکل کا چکنا پتھر ہے اس کا رنگ سیاہ سرخی مائل ہے جس کے گرد چاندی کا خوبصورت حلقہ ہے طواف اسی جگہ سے شروع کیا جاتا ہے۔

کعبۃ اللہ کی عمارت ٹھوس اور مضبوط پتھروں سے بنائی گئی ہے سنگ مرمر کا فرش ہے دیواروں کا اندرونی حصہ بہت خوبصورت ہے باہر سے سادہ ہے شمالی دیوار کے اوپر پرنالہ ہے جسے میزاب رحمت سے خطاب کرتے ہیں یہ سونے کا ہے اور وزنی ہے، یہ پرنالہ حطیم کے اس حصہ میں گرتا ہے جسے حجر اسمٰعیل کہتے ہیں۔

حطیم کعبہ کی شمالی جانب دو میٹر کے فاصلہ پر ایک میٹر بلند عمارت ہے جس کو حطیم کہتے ہیں نصف دائرہ کی شکل ہے جس پر چھت نہیں ہے اس کی دیوار پر سنگ مرمر منقش ہے اور منڈیر کے اوپر آیات قرآنیہ کے ساتھ بانی کا نام کندہ ہے حطیم اور کعبہ کے درمیان حجر اسمٰعیل ہے کھلا ہوا قطعہ ہے نرم پتھر کا فرش ہے حضرت ہاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ کی قبریں اس میں ہیں۔

مقام ابراہیم کعبہ کے سامنے مشرق میں مطاف کے کنارے چار ستونوں پر بشکل مربع ایک قبہ بنا ہوا ہے جس کے چاروں طرف پیتل کی جالیاں لگی ہوئی ہیں اس کے اندر وہ پتھر محفوظ ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کے دروازے کی جانب ایک چھوٹا سا سقف برآمدہ ہے یہ پتھر چاندی کے غلاف میں محفوظ ہے تین بالشت اونچا دو بالشت چوڑا حضرت ابراہیم کے

Marfat.com

دونوں پیروں اور انگلیوں کے نشان اس میں اب تک موجود ہیں اس مقام کے مقابل باب بنی شیبہ ہے جو نصف دائرہ کی شکل میں سائبان سا بنا ہوا ہے آنحضرت صلعم اس دروازے سے مسجد حرام میں آتے جاتے تھے مقام ابراہیم کے بائیں طرف منبر ہے سلطان سلیمان خاں نے ۹۶۶ھ میں اس کی تعمیر کرادی تھی سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جس میں تیرہ[13] سیڑھیاں ہیں اوپر سنگ مرمر کے چار ستونوں پر مستطیل قبہ بنا ہوا ہے منبر مطاف کے صحن سے بارہ میٹر اونچا ہے۔

مطاف سنگ مرمر کا فرش ہے جو کعبۃ اللہ کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے دائرہ کی شکل پر گول ہے اس کو صحن کعبہ بھی کہتے ہیں آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں اس کو مسجد حرام کہتے تھے آج کل اس کے چاروں طرف تانبے کے اڑتیس ستون ہیں جن پر سبز رنگ کیا ہوا ہے۔

چاہ زمزم مقام ابراہیم کے متصل خانہ کعبہ کی مشرقی جانب چاہ زمزم واقع ہے دیوار کعبہ سے ملا ہوا دروازے کے قریب ایک چوکور قطعہ ہے جس کو المعجن کہتے ہیں۔

ملتزم دیوار کعبہ کا وہ حصہ ہے جو حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان ہے جہاں کی دعا مقبول ہے۔

چار مصلے مصلی شافعی مشرقی جانب، مصلی حنفی شمالی جانب، مصلی مالکی غربی جانب، مصلی حنبلی جنوب میں ہے۔

غار حرا مکہ کی بلند جانب میں جبل النور کی چوٹی پر طائف اور عرفات کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر یہ پہاڑ آتا ہے اور مکہ سے تقریباً پانچ میل دور ہے یہیں آنحضرت پر پہلی وحی سورہ اقرا نازل ہوئی۔

غار ثور مکہ کی نشیبی جانب میں محلہ المسفلۃ سے جنوب کی طرف مکہ سے دو

Marfat.com

میل کے فاصلہ پر غار ثور ہے اس کی بلندی ایک میل کے قریب ہے اس غار میں ہجرت کے وقت رسول کریم صلعم اور آپ کے رفیق حضرت ابوبکر صدیق تین دن مقیم تھے۔

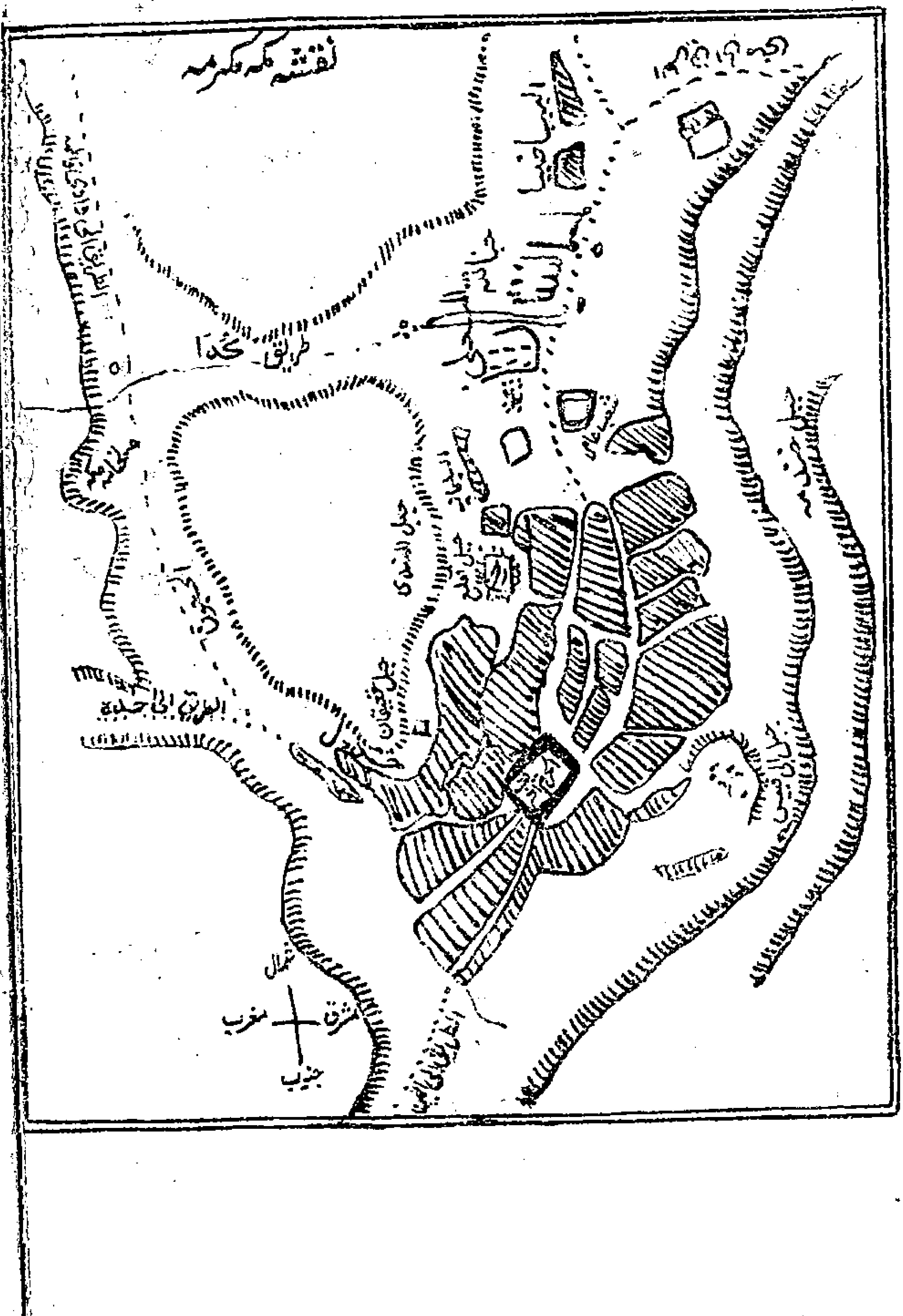

Marfat.com

نقشه میدان عرفات

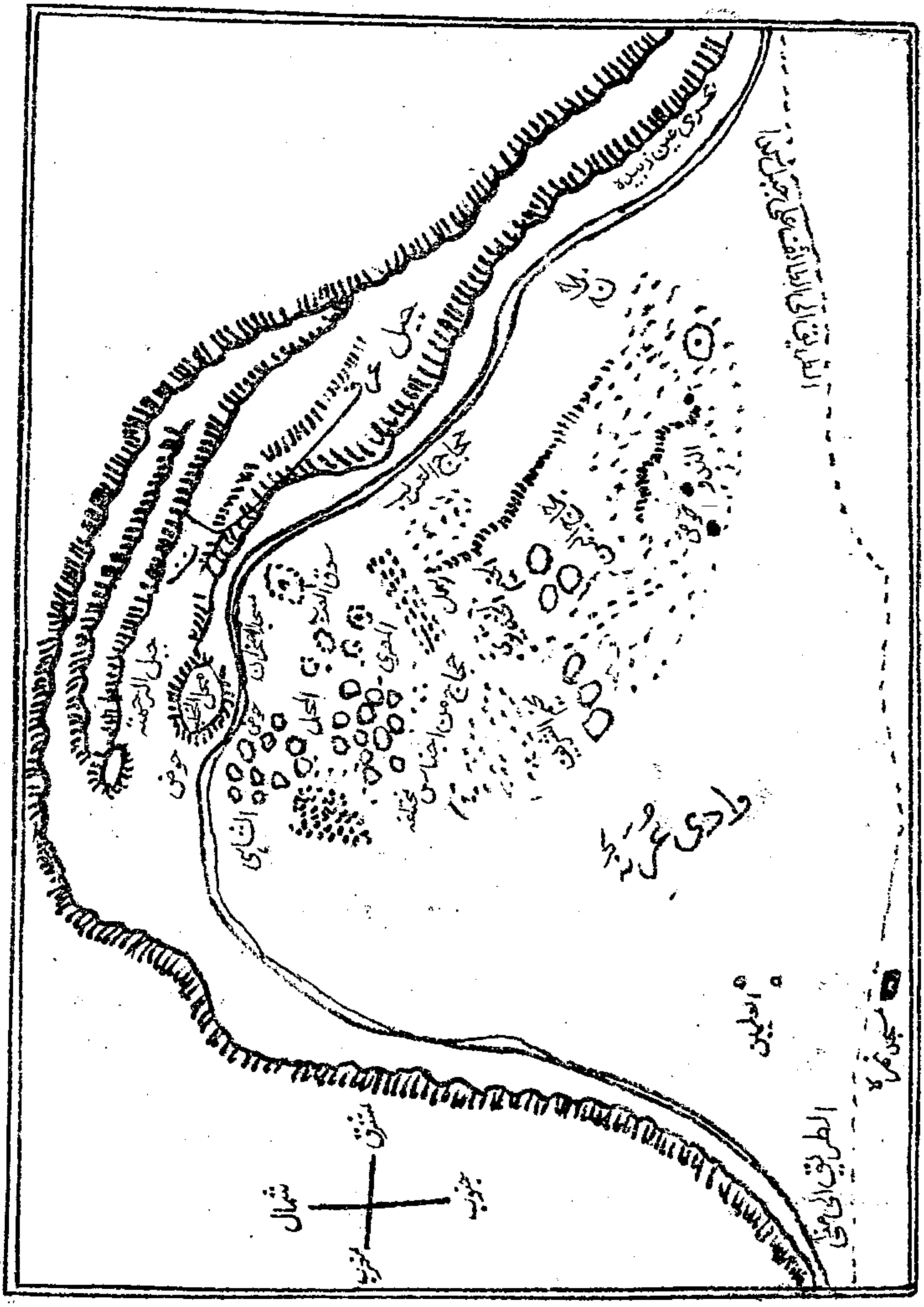

Marfat.com

عرفات

مکہ مکرمہ سے شمال مشرق کی طرف ۹ میل یعنی ۲۵ کیلو میٹر کے فاصلہ پر تین جانب سے پہاڑوں میں گھرا ہوا وسیع میدان عرفات کے نام سے موسوم ہے جس کے شمال میں جبل الرحمۃ ہے جہاں رسول خدا صلعم نے حج الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا تھا۔

وادی عرنہ کے سوا یہ تمام میدان جائے وقوف ہے جس کو وقوفہ عرفہ کہتے ہیں منیٰ سے عرفات کو آتے ہوئے سب سے پہلے مسجد نمرہ سامنے آتی ہے اس کے پانچ دروازے ہیں ایک دروازے کے سامنے کنواں اور پانی کی سبیل بھی ہے مسجد ۹۰ میٹر لمبی اور ۸۰ میٹر چوڑی ہے اسکو مسجد عرفہ یا جامع ابراہیم بھی کہتے ہیں اس مسجد کی تعمیر پہلی صدی ہجری کے کچھ ہی بعد ہوئی ہے۔

مشعر حرام عرفات سے منیٰ کو جاتے ہوئے تین میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جس کو مزدلفہ اور جمع بھی کہتے ہیں یہاں ایک مسجد ہے مزدلفہ سے ہی حجاج کنکریاں جمع کرتے ہیں تاکہ منیٰ میں پہونچکر جمرات کی رمی کریں منیٰ میں جمرات ثلثہ (تین پتھر) ہیں جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الوسطیٰ یہ دونوں مکہ سے منیٰ آتے ہوئے بائیں جانب پڑتے ہیں جمرۃ العقبہ پہاڑی پر نصب ہے اور جمرۃ الوسطیٰ ایک مکان کے سامنے ہے۔

الجمرۃ الاولیٰ (یا الصغریٰ) مکہ سے منیٰ آنے والے کے دائیں جانب پڑتا ہے۔

Marfat.com

بطن محسر

منی کو جاتے ہوئے مزدلفہ کے دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان یہ تنگ راستہ آتا ہے جو نصف کیلومیٹر کے قریب لمبا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں ابرہہ اشرم کے ہاتھی خانہ کعبہ کے رخ نہیں گئے یہاں رک گئے اور خانہ کعبہ کی طرف سر بسجود ہو کر بیٹھ گئے تھے

منیٰ اور مسجد خنیف

عرفات سے ۶ میل اور مکہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے مسجد خنیف بھی اسی جگہ ہے یہ بہت بڑی مربع مسجد ہے چاروں طرف دیوار سے گھری ہوئی ہے اس کے بیچ میں بڑا قبہ ہے۔

Marfat.com

نقشه منى

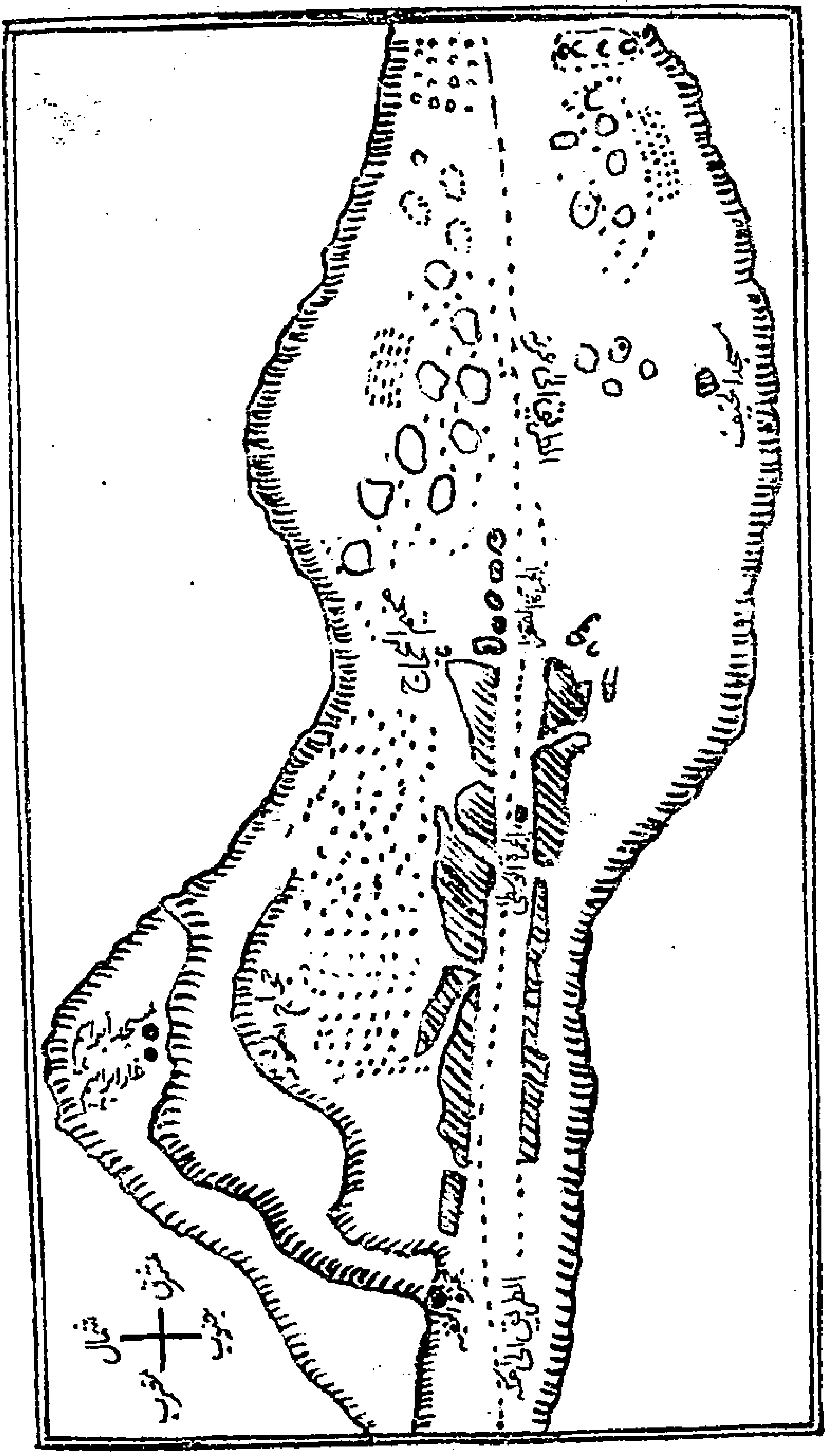

Marfat.com

إن الصفا والمروة من شعائر الله

صفا کعبہ کے جنوب مشرق میں یہ پہاڑی ہے۔

مروہ کعبہ کے مشرق وشمال میں ایک چھوٹی پہاڑی ہے تورات میں اس پہاڑی کا نام مورہ آیا ہے یہی حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان کا راستہ مسعیٰ کہلاتا ہے جو ۴۲۰ میٹر لمبا ہے اس راستہ میں دو سبز ستون حرم کی دیواریں لگے ہوئے ہیں جو میلین اخضرین کہلاتے ہیں ایک ستون باب علی کے مینار کے نیچے دوسرا باب عباس کے پاس ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے کہ یہ پہاڑ تھے اب بھی کچھ بلندی باقی ہے ان پر چند سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں باب الصفا سے مسعیٰ میں آنا ہوتا ہے۔

صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگانا حج وعمرہ کے واجبات میں سے ہے میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلنا چاہیے۔

Marfat.com

بدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ۔ کہا پروردگار نے کہ فتح دی ہم نے بدر کے دن، یعنی بدر کے میدان میں۔

بَدر بدر ایک گاؤں کا نام ہے سالانہ میلہ لگتا تھا شام سے مدینہ جانے والے لوگوں کی راہ میں ہے یہاں ایک کنواں ہے وادی صفراء کے اخیر ینبوع کے قریب ۸۰ میل مدینہ سے ہے۔ [علہ]

بدر الکبریٰ اس جنگ کو کہتے ہیں جو اسلام میں بعد ہجرت سب سے اول لڑی گئی اور جس میں قلت نے کثرت پر فتح پائی یعنی ایک ہزار کفار قریش نے جو سامان جنگ سے مسلح و مستعد تھے مدینہ پر چڑھائی کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین سو تیرہ مسلمانوں کو جن کے پاس کہ کافی اسلحہ اور سواری نہ تھی لیکر کفار کے مقابلہ کو نکلے بدر کے مقام پر مقابلہ ہوا، سرغنہ کفار قتل و گرفتار ہوئے مسلمانوں کو بہ امداد خداوندی فتح حاصل ہوئی۔ قیدیان قریش فدیہ لے کر چھوڑے گئے اور جو قیدی فدیہ دینے کی طاقت نہ رکھتے تھے ان کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں، چنانچہ ایک ایک قیدی نے دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا کر آزادی حاصل کی۔

اُحد جبل اُحد (جہاں جنگ ہوئی تھی) مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غزوہ احد۔ ابوسفیان نے ۳ ہزار قریش وعرب کا لشکر اپنی قیادت میں لے کر دوبارہ مدینہ پر حملہ کے ارادہ سے مکہ سے روانگی کی، نبی کریم صلی اللہ

علہ۔ عجائب الاسفار ص ۱۷۸

Marfat.com

علیہ وسلم اس خبر کو سنکر اپنے مہاجرین والضار کے ساتھ مدینہ سے مقابلہ کو نکلے اور جبل اُحد کے قریب کفار قریش سے میدان داری کی۔ دوران جنگ میں محافظ فوج جس کو کہ حکم تھا کہ گھاٹی کو نہ چھوڑے اپنی فتح دیکھ کر اور گھاٹی کو چھوڑ مال اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ خالد بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ مسلمانوں کے عقب سے حملہ کر کے مسلمانوں کو شکست دیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور ۷۰ سے زیادہ مسلمان شہید ہوئے امیر حمزہ رضؓ اسی غزوہ میں شہید ہوئے تھے کفار میں سے ۱۲۳ آدمی کام آئے۔ کفار قریش کی عورتوں نے بعض مسلمانوں کی لاشوں کو مثلہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارادہ ہوا مگر اللہ تعالٰے نے اپنے نبی برحق کو اس کام سے منع فرما دیا۔

مسجد قبا مدینہ سے کوس بھر کے فاصلہ پر کعبہ کی طرف قبا نام ایک گاؤں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے ہجرت فرما کر غار ثور میں معہ حضرت صدیق اکبر (ثانی اثنین اذ ہما فی الغار) تین یوم قیام کر کے پہلی منزل قبا میں کی اور حضرت کلثوم کے گھر ٹھہرے اسی جگہ ایک مسجد تعمیر فرمائی، جو مسجد قبا کے نام سے مشہور ہے علہ

والذین اتخذ و مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین۔

منافقین نے مسلمانوں میں کفر و نفاق پھیلانے کے لئے ایک اور مسجد بنائی۔

مسجد ضرار مسجد قبا کے بعد روسا منافقین نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور ضعفا قلوب کو اپنی نیات فاسدہ و مضلہ کا آلہ بنانے کے لئے کہا

علہ عمدۃ الاخبار فی مدینۃ المختار۔ لاحمد ابن عبدالحمید عباسی ص ۱۳۳

Marfat.com

کہ تم اپنے لئے ایک موسوی مسجد بناؤ اور اپنی علیحدہ جماعت قائم کرو۔ اس وسیلہ نفاق کا محرک ابوعامر الراہب تھا۔ لوگ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس مسجد میں چلنے کے لئے کہا۔ اللہ تعالے کو ان کا نفاق فی الملۃ معلوم تھا۔ اس لئے آپ کو جانے سے روکا اور اس مسجد کو مسجد ضرار کے لقب سے یاد کیا[1]

---

[1] اسباب النزول از امام ابوالحسن واحدی ص ۱۹۵

حُنَین

وَادِیٔ حُنَین

حنین، مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ ذوالمجاز عرب کے مشہور بازار اور عرفہ سے تین میل اس کے دامن میں ہے اس مقام کو عطاس بھی کہتے ہیں، جنگ حنین کے لیے قبائل ہوازن و ثقیف نے بڑے پیمانہ پر تیاری کی تھی، ان کے مقابل دس ہزار اصحاب مدنی اور دو ہزار مکی مسلمان اور ۸۰ کے قریب مشرک بھی حضور اقدس صلعم کے ہمراہ تھے وادی حُنین میں آکر مقابلہ ہوا، کفار کو شکست ہوئی اور مسلمان حضور صلعم کی ثبات و استقلال و جرآت سے کامیاب ہوگئے۔

Marfat.com

یثرب (مدینہ)

(یا اہل یثرب)

یثرب (مدینہ) یثرب نامی عمالقی نے بسایا۔ آخیر میں یہودیوں بنی نضیر اور بنو قریظہ اور بنو قینقاع کے ہاتھ میں آگیا سنہ ۳۰۰ء بنو ازد کے دو قبیلے اوس اور خزرج نے اس کی حصہ میں سکونت اختیار کی سنہ ۴۹۲ء میں یہ یثرب پر قابض ہو گئے اور تبابعہ یمن سے نبرد آزمائی کرتے رہے پھر باہمی پھوٹ سے کمزور ہو گئے سنہ ۵۸۳ء تا سنہ ۶۱۵ء میں باہم صلح ہو گئی۔ پھر یہ لوگ جب آنحضرت صلعم تشریف لائے آپ کے متبع ہو کر انصار کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے آنحضرت صلعم نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ میں دین اسلام کو تکمیل فرما کر وفات فرمائی اور وہیں مزار اقدس بنایا گیا۔

مدینہ کا جغرافیہ مدینہ، جدہ سے ۲۴۰ میل شمال میں ہے اور سمندر سے ۲۵ - ۳۰ میل دور ہے یہ اس پہاڑی سلسلہ پہ ہے جو بحر احمر کے کنارے شمال سے جنوب قریب ۰۰ میل چلا گیا ہے۔

حرم نبی مسجد نبوی کو حرم نبی کہتے ہیں یہ بہت وسیع اور خوبصورت عمارت ہے اس کے پانچ دروازے ہیں، باب رحمن، باب السلام باب مجیدی، باب النسا اور باب جبریل۔ اور اونچے پانچ منیار بھی ہیں۔

چاروں طرف دالان ہیں۔ بیچ میں کھلا ہوا صحن ہے (قبلہ رخ) جنوب کی طرف کا دالان نہایت خوبصورت ہے مثل شاہی محل کے ہے اس حصہ کے غربی جانب باب الرحمن ہے۔

Marfat.com

روضہ مبارک باب جبرئیلؑ یعنی حرم کے جنوبی مشرقی کونے کے دروازے بند ہیں اور اس میں حضور نبی اکرمؐ کا روضہ مبارک ہے جس میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ مدفون ہیں تمام جگہ جالی سے گھری ہوئی ہے۔

حضور کے روضہ مبارک کا قبہ گنبد خضرا کہلاتا ہے یہ اوپر سے سبز رنگا ہوا ہے حرم شریف کے صحن میں چند کھجور کے درخت قدیم زمانہ سے لگے ہوئے تھے اس کو ریاض فاطمہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

تبوک

یہ وہ مقام ہے جہاں حضور صلعم نے کفار سے جنگ کا ارادہ کیا تھا اس جگہ کو ابن بطوطہ نے دیکھا ہے[ع۱]۔ تبوک سے پانچ دن کے راستہ پر بیئر حجر ثمود ہے اس کا پانی نہیں پیا جاتا۔ ثمود کے کھنڈرات کی سیڑھیاں شکستہ ابھی باقی ہیں[ع۲] تبوک المدینہ اور دمشق کے درمیان ہے

ختم

ع۱ عجائب الاسفار ص ۱۰۹

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان ۲۷۶

جغرافیہ قرآن

مؤلفہ

انتظام اللہ شہابی

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (پاکستان)

اردو روڈ۔ کراچی ۱

118

Marfat.com